100 شرعی مسائل پر مشتمل

فتاوی انتظاریہ

حصہ پندرہ (15)

از: انتظار حسین مدنی کشمیری

نظر ثانی: ابو احمد مفتی انس رضا قادری

پیشکش: الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

فہرست	فتویٰ نمبر
عقائد	
کرشن،رام،گوتم وغیرہ کو نبی ماننے کا حکم	1401
غیر مسلموں کی مذہبی تقاریب کے لیے ڈیزائننگ کرنا	1402
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو اللہ پاک نے اپنا احسان فرمایا	1403
تقدیر میں سب لکھا ہے تو دعا کا فائدہ	1404
حدیث معاذ رضی اللہ عنہ	1405
خودکشی کرنے والا اپنے مقررہ وقت پر ہی مرتا ہے ۔	1406
حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی غار حرا میں نازل ہونے کا ثبوت	1407
مولی علی کو کرم اللہ وجہہ الکریم کہنے کی وجہ	1408
طہارت	
دودھ پیتے بچے کی قے یعنی الٹی کا حکم	1409
مستعمل پانی پینے کا حکم	1410
مستعمل پانی سے ناپاک بدن یا کپڑے پاک کرنے کا حکم	1411

فہرست

فتویٰ نمبر	فہرست
1412	کپڑوں پر درھم سے کم خون لگا ہو تو نماز کا حکم
1413	مسجد میں ریح خارج کرنے کا حکم
1414	اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کا حکم
1415	نماز میں ریح نکلنے کا شک ہو تو وضو کا حکم
1416	چلتے یا رکے ہوئے پانی میں پیشاب پاخانہ کرنے کا حکم
	نماز
1417	کچی پیاز کھا کر نماز پڑھنے کا حکم
1418	انگلی میں لوہے وغیرہ کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھنا
1419	نماز تراویح ، اس کی جماعت ،اور رکعات کا حکم
1420	عورت کا نماز میں ٹھوڑی کھلی رکھنے کا حکم
1421	تراویح سے پہلے عشاء کے فرض پڑھنے کا حکم
1422	عید کے دن نماز اشراق پڑھنے کا حکم
1423	عشاء کے وضو سے فجر کی نماز اور تہجد

فہرست	فتویٰ نمبر
قیام کی حالت میں الٹا ہاتھ استعمال کرنے کا حکم	1424
صلاۃ التسبیح میں سری و جہری قراءت کا حکم	1425
سنن مؤکدہ کی آخری دو رکعتوں میں سورت نہ ملائی تو	1426
قعدے میں گھٹنوں سے انگلیاں لٹکانے کا حکم	1427
دوران تشہد درود میں سیدنا کا اضافہ کرنے کا حکم	1428
جمعہ کا خطبہ کسی اور نے پڑھا اور جماعت کسی اور نے کروائی تو	1429
تہجد کے ساتھ وتر پڑھیں تو پڑھنے کی ترتیب	1430
نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد سفر کیا تو نماز قصر یا مکمل	1431
چلتے ہوئے ٹی وی کے سامنے نماز پڑھنے کا حکم	1432
چار نوافل کے قعدہ اولی میں درود و دعا کا حکم	1433
ہاتھ ،پاؤں سر کے اشارے سے قاصر کے لیے نماز کا حکم	1434
امام کا فرضوں کی دوسری اور تیسری رکعت میں سورت ملانے کا حکم	1435
کپڑوں پر درھم سے کم خون لگا ہو تو نماز کا حکم	1436

فہرست

فتویٰ نمبر	
1437	نماز جنازہ میں دیکھ کر دعائیں پڑھنے کا حکم
1438	نماز حاجت کا طریقہ
1439	جائے نماز پر کتا بلی وغیرہ بیٹھ جائے تو نماز کا حکم
1440	نماز میں ریح نکلنے کا شک ہو تو وضو کا حکم
	روزہ
1441	کینسر کے مریضوں کے لیے روزے کا حکم
1442	رجب کے روزوں کے فضائل
1443	کلی کے بعد منہ کی تری نگلنے سے روزے کا حکم
1444	روزے میں تھوڑی سی الٹی آئی اور کچھ واپس لوٹ گئی تو روزے کا حکم
1445	روزے میں کلی یا ناک میں پانی ڈالتے ہوئے پانی حلق سے اتر جائے تو
1446	روزے میں کام کرتے ہوئے مٹی کا غبار غلطی سے حلق سے اتر گیا تو
1447	بچوں کے روزہ رکھنے کی عمر اور حکم
1448	روزے رکھنے کی منت مانی لیکن تعداد مقرر نہ کی تو

فہرست

فتوی نمبر

فہرست	فتوی نمبر
نابالغ روزہ توڑ دے تو قضا کا حکم	1449
افطار کا وقت حدیث کی روشنی میں	1450
رمضان کے روزوں کی قضا کا وقت	1451
عشر	
پکی ہوئی گندم کاٹے بغیر بیچی تو عشر کا حکم	1452
عشر کی رقم مسجد میں دینے کا حکم	1453
عشر کی رقم سے فلٹر پلانٹ کا بل ادا کرنے کا حکم	1454
حج و عمرہ	
بغیر احرام طائف جانا اور عمرہ کیے بغیر واپس آنا	1455
حالت احرام میں حجر اسود یا غلاف کعبہ کو چھونا	1456
سیدنا خضر و الیاس علیہما السلام کی حج میں ملاقات	1457
حالت احرام میں ٹشو پیپر سے ناک صاف کرنے کا حکم	1458
سر پر بال نہ ہوں تو حلق کا حکم	1459

فہرست

فہرست	فتویٰ نمبر
نکاح و طلاق	
بالکل اکیلے میں طلاق دینے کا حکم	1460
بیوی کے حقوق بھی ادا نہ کرنا اور طلاق بھی نہ دینے کا حکم	1461
بوڑھی عورت کا دوران عدت بھائی کے گھر جا کر اعتکاف	1462
حلالے کی نیت سے نکاح کیا تو نکاح کا حکم	1463
ولیمہ نہ کرنے کا حکم	1464
قربانی	
بکری کا ایک تھن خشک ہو تو قربانی کا حکم	1465
قربانی واجب ہونے کی شرائط	1466
نشان دہی کے لیے جانور کے چمڑے کو کاٹنا اور اس کی قربانی	1467
دوسرے ملک میں قربانی کرنی ہو تو دونوں جگہ عید کا حکم	1468
اپنا پیشاب پینے والے بکرے کی قربانی کا حکم	1469
فقیر سے قربانی کا جانور گم ہو گیا تو قربانی کا حکم	1470

فہرست

فتویٰ نمبر

فہرست	فتویٰ نمبر
بکرے کی عمر ایک سال ہو لیکن دوندا نہ ہو تو قربانی کا حکم	1471
گائے کے شرکاء میں کسی کی صرف گوشت کی نیت ہو تو قربانی کا حکم	1472
چھ ماہ کے دنبے کی قربانی کا حکم	1473
حلال جانور کی آنتیں کھانے کا حکم	1474
قربانی کے بڑے جانور میں نابالغ کا حصہ شامل کرنے کا حکم	1475
قرض لے کر قربانی کرنے کا حکم	1476
صرف ایک تولہ سونا ملکیت ہو تو قربانی کا حکم	1477
جائز و ناجائز	
انگوٹھی کے نگ پر نام لکھوانے کا حکم	1478
گھنگرو والے زیور پہننے کا حکم	1479
مزاروں پر چراغ جلانے کا حکم	1480
یمین لغو یعنی غلط فہمی کی قسم کا حکم	1481
مکڑی کو مارنے کا حکم	1482

فہرست

فتویٰ نمبر	

مکھیاں ،چیونٹیاں کھانے میں گر کر مر جائیں تو کھانے کا حکم	1483
ایسی نکر جس سے گھٹنے نظر آئیں پہننے کا حکم	1484
کسی کی قبر میں دفن کرنے کی وصیت کا حکم	1485
پیلے جوتے پہننے کا حکم	1486
پاگل شخص کو مسجد سے نکالنے کا حکم	1487
امام مسجد کے لیے مسجد کے پنکھے گھر لے جانے کا حکم	1488
مسجد میں ریح خارج کرنے کا حکم	1489
سونا قرض لیا ہو تو واپسی میں پرانی قیمت لینے کا حکم	1490
غلطی سے موبائل سم میں بیلنس آ جائے تو اس کا حکم	1491
پرانی چیز کو نئی چیز بتا کر فروخت کرنے کا حکم	1492
نام رکھنے کے احکام	
حنان یا محمد حنان نام رکھنے کا حکم	1493
بچی کا نام ملیحہ رکھنے کا حکم	1494

فتویٰ نمبر

عنوان	فتویٰ نمبر
بچی کا نام عائزہ رکھنے کا حکم	1495
فوت شدہ پیدا ہونے والے بچے کا نام رکھنے کے متعلق حکم	1496
متفرقات	
دنیا میں دجال کی مدت قیام	1497
نارمل ڈیلیوری کے روحانی وظائف	1498
تعلیم قرآن پر اجرت لینے سے ثواب	1499
دارالحرب کی تعریف	1500

انسان جب مرجاتا ہے اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزیں(کہ مرنے کے بعد بھی یہ عمل ختم نہیں ہوتے اس کے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں)

(۱)صدقۂ جاریہ اور (۲)علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہو اور(۳) اولاد صالح جو اس کے لیے دعا کرتی رہتی ہے۔

(... " صحیح مسلم "، کتاب الوصیۃ ،باب ما یلحق الإنسان من الثواب بعد وفاتہ ،الحدیث: ۱۴۔(۱۶۳۱)،ص ۸۸۶۔)

✍️:انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

I...H...M...K

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

فتویٰ نمبر: 1401

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کرشن، رام اور گوتم وغیرہ بھی نبی ہو سکتے ہیں کیا ایسا عقیدہ رکھنا اسلام کے خلاف ہے؟

User ID: معین اختر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ صرف وہم اور گمان سے کسی کو نبی یا رسول نہیں کہہ سکتے بلکہ دلیل شرعی کا ہونا ضروری ہے۔ اور ان لوگوں کا نبی ہونا کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں ہے لہذا، انہیں نبی یا رسول ماننا سخت جہالت اور گمراہی ہے۔ حضرتِ فقیہِ ملت مفتی جلالُ الدّین احمد امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”رام کرشن، گوتم بدھ وغیرہ ہرگز نبی نہیں۔ انہیں نبی و رسول خیال کرنا سخت جہالت و گمراہی ہے۔“

(فتاوٰی فَقِیہِ ملت جلد 1، صفحہ 24 شبیر برادرز)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 شعبان المعظم 1445ھ / 22 فروری 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ　　وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فتویٰ نمبر: 1402

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

غیر مسلموں کی مذہبی تقاریب کے لیے ڈیزائننگ کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میں ایک گرافکس ڈیزائنر ہوں میں سوشل میڈیا اشتہارات وغیرہ بناتا ہوں۔ میرے پاس ایک کلائنٹ آئے ہیں وہ عیسائی ہے اس نے ہندوؤں کے مذہبی تقاریب کے لیے ڈیزائن بنانے چاہتا ہے۔ اس کو بنانا جائز ہے یا نہیں رہنمائی فرمائے دیجئے۔

User ID:معین زوہیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ غیر مسلموں کی مذہبی تقاریب کے لیے کوئی پوسٹر وغیرہ ڈیزائن کرنا جائز نہیں کہ یہ ان کے گناہ پر ان کی مدد کرنا ہے جو کہ جائز نہیں اور اگر ڈیزائن میں کسی بت وغیرہ کی ڈیزائننگ کرنی ہو یا کفریہ کلمات بھی لکھنے پڑھیں تو سخت حکم لگے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ترجمۂ کنز الایمان: ”اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔“

(القرآن، پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 2)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

1 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ/9 مئی 2024ء

فتویٰ نمبر:
1403

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا قرآن پاک میں اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو اپنا احسان ذکر فرمایا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: عبداللہ بہادر

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ حضور ﷺ کی بعثت کو اللہ پاک نے اپنا احسان ذکر فرمایا ہے۔ اللہ رب العزت قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَۚ-وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ترجمہ: بیشک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول مبعوث فرمایا جو انہی میں سے ہے۔ وہ ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔ (القرآن، سورۃ آل عمران، آیت 164) اس آیت مبارکہ کے تحت صراط الجنان میں ہے: عربی میں مَنّۃ عظیم نعمت کو کہتے ہیں۔ مراد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عظیم احسان فرمایا کہ انہیں اپنا سب سے عظیم رسول عطا فرمایا۔ کیسا عظیم رسول عطا فرمایا کہ اپنی ولادتِ مبارکہ سے لے کر وصالِ مبارک تک اور اس کے بعد کے تمام زمانہ میں اپنی امت پر مسلسل رحمت و شفقت کے دریا بہا رہے ہیں بلکہ ہمارا تو وجود بھی حضور سید دو عالم ﷺ کے صدقہ سے ہے کہ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو کائنات اور اس میں بسنے والے بھی وجود میں نہ آتے۔ پیدائشِ مبارکہ کے وقت ہی آپ ﷺ نے ہم امتیوں کو یاد فرمایا، شبِ معراج بھی ربُّ العالمین عزوجل کی بارگاہ میں یاد فرمایا، وصال شریف کے بعد قبرِ انور میں اتارتے ہوئے بھی دیکھا گیا تو حضور پر نور ﷺ کے لب ہائے مبارکہ پر امت کی نجات و بخشش کی دعائیں تھیں۔ آرام دہ راتوں میں جب سارا جہاں محوِ استراحت ہوتا وہ پیارے آقا حبیب کبریا ﷺ اپنا بستر مبارک چھوڑ کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ہم گناہگاروں کے لئے دعائیں فرمایا کرتے ہیں۔ عمومی اور خصوصی دعائیں ہمارے حق میں فرماتے رہتے۔ قیامت کے دن سخت گرمی کے عالم میں شدید پیاس کے وقت ربِّ قہار عزوجل کی بارگاہ میں ہمارے لئے سر سجدہ میں رکھیں گے اور امت کی بخشش کی درخواست کریں گے۔ کہیں امتیوں کے نیکیوں کے پلڑے بھاری کریں گے، کہیں پل صراط سے سلامتی سے گزاریں گے، کہیں حوضِ کوثر سے سیراب کریں گے، کبھی جہنم میں گرے ہوئے امتیوں کو نکال رہے ہوں گے، کسی کے درجات بلند فرما رہے ہوں گے، خود روئیں گے ہمیں ہنسائیں گے، خود غمگین ہوں گے ہمیں خوشیاں عطا فرمائیں گے، اپنے نورانی آنسوؤں سے امت کے گناہ دھوئیں گے اور دنیا میں ہمیں قرآن دیا، ایمان دیا، خدا کا عرفان دیا اور ہزارہا وہ چیزیں جن کے ہم قابل نہ تھے اپنے سایہ رحمت کے صدقے ہمیں عطا فرمائیں۔ الغرض حضور سید دو عالم ﷺ کے احسانات اس قدر کثیر در کثیر ہیں کہ انہیں شمار کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔

(صراط الجنان، سورۃ آل عمران، تحت آیت 164)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

30 شوال المکرم 1445ھ / 9 مئی 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

فتویٰ نمبر: 1404

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

تقدیر میں سب لکھا ہے تو دعا کا فائدہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ تقدیر میں سب کچھ لکھا ہے تو دعا مانگنے کا حکم کیوں ہے؟ ہونا تو وہی ہے جو لکھا ہے۔

User ID: محمد ابو بکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ دعا کی ترغیبات شریعت میں اس لیے ہیں کیونکہ دعا تقدیر معلق کو بدل دیتی ہے جیسے ہم بیمار ہونے پر علاج کرواتے ہیں مختلف تدابیر اختیار کرتے ہیں ایسے ہی دعا بھی کرنی چاہیے کہ ہو سکتا ہے کہ تقدیر میں یہ لکھا ہو کہ اگر بندہ دعا کرے گا تو اس کے ساتھ اچھا ہو گا اس کی پریشانی و تکلیف دور ہو جائے گی اسے ہی تقدیر معلق کہتے ہیں یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ تقدیر کی تین اقسام ہیں۔ (1) مبرم حقیقی (2) معلق شبیہ بہ مبرم (3) معلق محض ،پہلی قسم نہیں بدل سکتی جبکہ دوسری اور تیسری قسم کا دعا سے تبدیل ہونا قرآن پاک اور حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہے جیسا کہ فرمانِ باری تعالی ہے: ﴿یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے۔ (پ 13، الرعد: 39)

اسی طرح حدیثِ پاک میں ہے: فَاِنَّ الدُّعَاءَ یَرُدُّ الْقَضَاءَ الْمُبْرَمِ بیشک دعا قضائے مبرم کو ٹال دیتی ہے۔

(الترغیب فی فضائل الاعمال، ج1، ص54، حدیث:150)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ شَقِیًّا فَامْحُنِیْ وَاکْتُبْنِیْ سَعِیْدًا ترجمہ: اے اللہ! اگر تو نے مجھے بدبخت لکھ دیا ہے تو اس بات کو مٹا دے اور مجھے خوش بخت لکھ دے۔

(شرح اربعین نوویہ، صفحہ 31)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 18 مئی 2024ء

فتویٰ نمبر: 1405

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا ایسی کوئی حدیث ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا ہو کہ کتاب وسنت سے مسئلہ نہ ملے تو اپنی رائے سے فیصلہ کرو؟

User ID: حافظ فاروق نیازی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جی ہاں اس طرح کی حدیث پاک موجود ہے۔ سنن ابو داؤد میں ہے: جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو ان سے ارشاد فرمایا: "جب تمہارے سامنے مقدمہ پیش ہو گا تو تم کیسے فیصلہ کرو گے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ عزوجل کی کتاب سے فیصلہ کروں گا۔ رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اگر تم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں (اس کا حکم) نہ پاؤ (تو کیسے فیصلہ کرو گے)۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی سنت سے فیصلہ کروں گا۔ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر تم رسولُ اللہ ﷺ کی سنت میں (اس کا حکم) نہ پاؤ اور نہ ہی کتابُ اللہ میں پاؤ (تو کیسے فیصلہ کرو گے) حضرت معاذ ﷺ نے عرض کی: میں اپنی رائے سے اِجتہاد کروں گا اور حقیقت تک پہنچنے میں کوتاہی نہ کروں گا۔ (ان کی بات سن کر) حضور پُر نور ﷺ نے ان کے سینے کو تھپکا اور فرمایا: "خدا عزوجل کا شکر ہے کہ جس نے رسولُ اللہ ﷺ کے بھیجے ہوئے کو اس چیز کی توفیق بخشی جو اللہ عزوجل کے رسول ﷺ کو خوش کرے۔

(ابو داؤد، کتاب الاقضیۃ، باب اجتہاد الرائی فی القضاء، ۳ / ۴۲۴، الحدیث: ۳۵۹۲)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

19 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ / 28 مئی 2024ء

فتویٰ نمبر: 1406

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

خودکشی کرنے والا اپنے مقررہ وقت پر ہی مرتا ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا خودکشی کرنے والا اپنے مقررہ وقت پر مرتا ہے یا، وقت سے پہلے مرتا ہے؟

User ID: محمد علی حیدر گوندل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے خودکشی کرنے کی تقدیر میں ہی یہ لکھا تھا کہ وہ فلاں وقت و عمر میں خود اپنے آپ کو قتل کرے گا ایسا نہیں کہ اس کی موت کا وقت کچھ اور تھا اور یہ خودکشی کر کے وقت سے پہلے مر گیا ہے۔ کیونکہ ہر انسان کی موت کا وقت مقرر ہے جب موت کا وقت آتا ہے تو ایک ساعت کی مہلت بھی نہیں ملتی اور وقت مقررہ سے پہلے کوئی نہیں مر سکتا۔ اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: وَلِکُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌۚ-فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ترجمہ: کنزالعرفان: اور ہر گروہ کے لئے ایک مدت مقرر ہے تو جب ان کی وہ مدت آجائے گی تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہوں گے اور نہ ہی آگے۔

(القرآن، سورۃ الاعراف، آیت نمبر 34)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 20 مئی 2024ء

فتویٰ نمبر:
1407

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

حضور ﷺ پر پہلی وحی غار حرا میں نازل ہونے کا ثبوت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا حضور ﷺ کا غار حرا میں پہلی وحی نازل ہونے کا واقعہ درست ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

User ID:مانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ پہلی وحی غار حرا میں ہی نازل ہوئی جس کا ثبوت متعدد روایات سے ملتا ہے۔ بخاری و مسلم شریف میں ہے: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء اچھے خوابوں سے ہوئی، آپ ﷺ جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا، پھر آپ ﷺ خلوت پسند ہو گئے اور غارِ حرا میں جانے لگے اور کاشانۂ اقدس کی طرف لوٹنے سے پہلے وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت کرتے اور (اتنا عرصہ وہاں رہنے کے لئے) کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے جاتے، پھر حضرت خدیجہ کی طرف لوٹتے اور وہ اسی طرح کھانے کا بندوبست کر دیا کرتیں یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس حق آگیا جب کہ آپ ﷺ غارِ حرا میں تھے یعنی فرشتے نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا: پڑھیے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں "میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑ کر بڑے زور سے دبایا، پھر چھوڑتے ہوئے کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا" میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ بڑے زور سے دبایا، پھر چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا" میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس نے مجھے پکڑا اور تیسری بار دبایا، پھر مجھے چھوڑ کر کہا: "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ(۱) خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ(۲) اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ(۳) الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ(۴) عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْؕ" ترجمہ کنزُ العرفان: اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کے لوتھڑے سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

(بخاری، کتاب بدء الوحی، ۳-باب، ۱ / ۷، الحدیث: ۳، مسلم، کتاب الایمان، باب بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ، ص ۹۴، الحدیث: ۲۵۲ (۱۶۰))

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

27 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 05 جون 2024ء

فتویٰ نمبر:
1408

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کرم اللہ وجہہ الکریم جو مولا علی رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ ہم بولتے ہیں اس کا کیا مطلب ہے؟اور یہ کیوں بولتے ہیں؟

User ID:کاشان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ سیدنا مولی علی رضی اللہ عنہ نے جب سے ہوش سنبھالا کبھی کسی بت کے سامنے اپنا چہرہ نہیں جھکایا اس لیے مولی علی رضی اللہ عنہ کو کرم اللہ وجہہ الکریم کا لقب ملا جس کا معنی ہے اللہ پاک آپ کے چہرے کو مکرم و معزز فرمائے۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: حضرت مولٰی نے حضور مولی الکل سید الرسل ﷺ کے کنارِ اقدس میں پرورش پائی، حضور کی گود میں ہوش سنبھالا، آنکھ کھلتے ہی محمد رسول اللہ ﷺ کا جمال جہاں آراء دیکھا، حضور ہی کی باتیں سنیں، عادتیں سیکھیں ﷺ۔ تو جب سے اس جناب عرفان مآب کو ہوش آیا قطعًا یقینًا رب عزوجل کو ایک ہی جانا، ایک ہی مانا۔ ہر گز ہرگز بتوں کی نجاست سے اس کا دامن پاک کبھی آلودہ نہ ہوا۔ اسی لئے لقب کریم _ کرم اللہ تعالٰی وجہہ _ ملا۔

(فتاوی رضویہ، جلد 28، صفحہ 436، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

27 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 05 جون 2024ء

فتویٰ نمبر: 1409

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ چھوٹے بچے جو دودھ نکالتے رہتے ہیں اس کا کیا حکم ہے پاک ہے یا ناپاک؟

User ID: ابو حمزہ عمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ دودھ اگر منہ سے ہی باہر ڈال دے تو پاک ہے اور اگر قے منہ بھر ہو کہ دودھ معدے سے آیا تو یہ ناپاک ہے کپڑوں وغیرہ پر جہاں لگے گا وہ جگہ ناپاک ہو جائے گی کیونکہ کھانے یا پانی کی منہ بھر قے چاہے ایک دن کے بچے کی ہو معدے سے لوٹے تو ناپاک ہے۔ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: " (و) ينقضه (قيء ملأ فاه) بأن يضبط بتكلف (من مرة) بالكسر: أي صفراء (أو علق) أي سوداء۔۔۔ (أو طعام أو ماء) إذا وصل إلى معدته وإن لم يستقر، وهو نجس مغلظ، ولو من صبي ساعة ارتضاعه، هو الصحيح لمخالطة النجاسة، ذكره الحلبي "یعنی وہ قے وضو کو توڑ دیتی ہے جو منہ بھر ہو کہ جس کا روکنا مشکل ہو، خواہ وہ صفراء کی ہو یا سوداء کی ہو یا پھر کھانے اور پانی کی قے ہو، جبکہ وہ پانی اس شخص کے معدے تک پہنچ چکا ہو، اگرچہ معدے میں ٹھہرا نہ ہو اور ایسی قے نجاستِ غلیظہ ہے، اگرچہ وہ قے دودھ پیتے بچے نے اسی وقت کی ہو، یہی بات صحیح ہے۔ نجاست کے ملنے کی وجہ سے (وہ دودھ نجس ہو چکا ہے)، علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے اسے ذکر کیا ہے۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الطہارۃ، جلد 1، صفحہ 289، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 17 مئی 2024ء

فتویٰ نمبر: 1410

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

مستعمل پانی پینے کا حکم

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مستعمل پانی پینا یااس پانی کو کھانے پینے کی چیزوں میں شامل کرنا کیساہے؟

User ID:مانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مستعمل پانی پاک ہے البتہ اسے پینا یا کھانے پینے کی چیزوں میں شامل کرنا مکروہ تنزیہی و ناپسندیدہ ہے لہذا بچنا چاہیے۔ در مختار میں ہے: ''هوطاهروهوالظاهرلكن يكره شربه والعجن به تنزيهاللاستقذار'' ترجمہ: ظاہر قول کے مطابق مستعمل پانی پاک ہے، لیکن اس کاپینااوراس سے آٹا گوندھنا، مکروہ تنزیہی ہے، کیونکہ اس سے گھن آتی ہے۔

(در مختار مع ردالمحتار، جلد1، صفحہ390، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ مستعمل پانی کے متعلق لکھتے ہیں: اگرہاتھ دھلاہواہے مگر پھر دھونے کی نیت سے ڈالااور یہ دھوناثواب کاکام ہو جیسے کھانے کے لیے یاوضو کے لیے تو یہ پانی مُستَعمَل ہو گیایعنی وُضو کے کام کانہ رہااوراس کوپینا بھی مکروہ ہے۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ336، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

27ذوالقعدۃالحرام1445ھ 05جون2024ء

فتویٰ نمبر: 1411

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مستعمل پانی سے ناپاک کپڑے یا بدن پاک کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا مستعمل پانی سے ناپاک بدن یا ناپاک کپڑے پاک ہو جائیں گے؟ حالانکہ اس سے وضو و غسل نہیں ہوتا۔

User ID:مانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مستعمل پانی جب تک اس میں کوئی نجس چیز نہ ملی ہو پاک ہے اس سے نجاست حقیقیہ دور کر سکتے ہیں یعنی کپڑے یا جسم سے نجاست دھوئی تو پاک ہو جائیں گے البتہ اس پانی سے نجاست حکمیہ دور نہیں کر سکتے یعنی وضو غسل نہیں کر سکتے۔ تنویر الابصار اور در مختار میں ماء مستعمل سے متعلق ہے: "(و) حکمه انه (لیس بطھور) لحدث بل لخبث علی الراجح المعتمد" یعنی ماءِ مستعمل کا حکم یہ ہے کہ وہ حدث کے لیے مطہر نہیں ہے لیکن راجح معتمد قول کے مطابق وہ نجاست کے لیے مطہر ہے۔

(ردالمحتار علی در مختار، جلد 1، صفحہ: 391، مطبوعہ بیروت)

سیدی امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں مستعمل پانی کے حکم سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: "خود پاک ہے اور نجاست حکمیہ سے تطہیر نہیں کر سکتا اگرچہ نجاست حقیقیہ اس سے دھو سکتے ہیں، یہی قول صحیح و رجیح ہے، عامہ کتب میں اس کی تصریح ہے اور یہ خود ہمارے ائمہ ثلثہ امام اعظم و امام ابو یوسف و امام محمد رضی اللہ تعالی عنہم سے منصوص۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 02، صفحہ 113، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاویٰ بحر العلوم میں ہے: "ماء مستعمل سے استنجاء ہو جائے گا، ایسے پانی سے ناپاک کپڑا دھوئیں تو کپڑا پاک ہو جائے گا۔"

(فتاویٰ بحر العلوم، جلد 01، صفحہ 71، شبیر برادرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

27 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 05 جون 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتویٰ نمبر: 1412

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ زید نے زیر ناف بال صاف کیے تو اس کو ہلکا سا کٹ لگ اور شلوار پر خون کے کچھ نشان لگ گئے جو 5 روپے کے سکے سے کم مقدار تھے تو کپڑے پاک ہیں یا ناپاک ہو جائیں گے ؟ان میں نماز پڑھ لی تو کیا نماز ہو جائے گی؟

User ID:محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایک درھم کے وزن سے کم خون کپڑوں پر لگا تو اسے دھو لینا سنت ہے البتہ اگر بغیر دھوئے نماز پڑھی تو بھی نماز ہو جائے گی لیکن مکروہ تنزیہی ہو گی اس حالت میں پڑھی گئی نماز کو دوبارہ پڑھ لینا بہتر ہے اور اگر خون ایک درھم کے وزن جتنا کپڑوں پر لگے تو اس میں نماز مکروہ تحریمی ہے ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور اگر ایک درھم کے وزن سے زیادہ لگا ہو تو اس میں نماز ہو گی ہی نہیں دھونا فرض ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: نَجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زِیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہو گی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیتِ اِستخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہِ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اِعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہو گئی مگر خلافِ سنّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ393، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20ذوالقعدۃ الحرام1445ھ29مئی2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مسجد میں ریح خارج کرنے کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ بے ادبی ہے؟

User ID: محمد محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مسجد میں معتکف و غیر معتکف کا بدبودار ریح خارج کرنا حرام ہے اور غیر معتکف کو مسجد میں غیر بدبو والی ریح خارج کرنا مکروہ ہے لہذا ضرورت ہو تو غیر معتکف فوراً مسجد سے باہر نکل جائے اور باہر جاکر ریح خارج کرے اور معتکف فنائے مسجد میں بیت الخلاء والی جگہ پر چلا جائے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے:

واختلف فی الذی یفسو فی المسجد، فلم یر بعضهم بأسًا، وبعضهم قالوا: لا یفسو ویخرج إذا احتاج إلیه وهو الأصح، کذا فی التمرتاشی ترجمہ: جو مسجد میں ریح خارج کرے اس بارے میں اختلاف ہے پس بعض نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا اور بعض نے فرمایا کہ بندہ مسجد میں ریح خارج نہ کرے اور نکل جائے جب اسے اس کی ضرورت ہو اور یہی اصح ہے ایسا ہی تمرتاشی میں ہے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد، جلد 5، صفحہ 321، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 ذو القعدۃ الحرام 1445ھ 30 مئی 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

فتویٰ نمبر: 1414

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بخاری شریف کی ایک حدیث میں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم دیا گیا کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: محمد احسن

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جمہور کے نزدیک اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور جس حدیث میں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کا حکم ہے وہاں محدثین کرام اس کا معنی یہ بیان کرتے ہیں کہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد ہاتھ دھو لیے جائیں کہ اس کے گوشت میں چکنائی بہت زیادہ ہوتی ہے البتہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کر لینا مستحب ہے تاکہ جن علماء کے نزدیک وضو ٹوٹتا ہے ان کے قول پر بھی عمل ہو جائے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "ایک اصل کُلی یہ ہے کہ جس بات سے کسی اور امام مجتہد کے مذہب میں وضو جاتا رہتا ہے اُس کے وقوع سے ہمارے مذہب میں اعادہ وضو مستحب ہے۔ در مختار میں ہے: "الوضوء مندوب فی نیف وثلثین موضعا ذکرتھا فی الخزائن منھا بعد کذب وغیبۃ وقھقھۃ و شعر واکل جزور وبعد کل خطیئۃ وللخروج من خلاف العلماء" ترجمہ: وضو تیس ۳۰ سے زیادہ مقامات میں مستحب ہے، ان سب کا ذکر میں نے خزائن میں کیا ہے۔ اُن میں سے چند یہ ہیں جھوٹ، غیبت، قہقہہ، شعر، اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد اور ہر گناہ کے بعد اور اختلافِ علماء سے نکلنے کیلئے۔ (فتاوی رضویہ، جلد1، صفحہ 969، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں: ''عبادات بشدت محل احتیاط میں اور خلاف علما سے خروج بالاجماع مستحب، جب تک اپنے مذہب کے کسی مکروہ کا ارتکاب نہ لازم آئے۔ کما نص علیہ فی ردالمحتار وغیرہ ترجمہ: جیسے ردالمحتار وغیرہ میں اس پر تصریح ہے ''۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد8، صفحہ 311، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 14 جون 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتویٰ نمبر: 1415

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نماز پڑھتے ہوئے کبھی کبھار شک ہوتا ہے کہ ریح خارج ہوئی ہے کیا اس سے وضو ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: محمد احسن

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ محض ریح نکلنے کا شک ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا کیونکہ جب تک ریح وغیرہ نکلنے کا اتنا یقین نہ ہو کہ بندہ وضو ٹوٹنے کی قسم اٹھا سکے وضو نہیں ٹوٹتا۔ جامع صغیر میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ان الشیطان لیاتی احدکم وھو فی صلوتہ فیاخذ بشعرہ من دبرہ فیمدھا فیری انہ قد احدث ، فلا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا‘‘ یعنی تم میں کوئی نماز میں ہوتا ہے اور شیطان اس کے پاس آکر اس کے پیچھے سے کوئی بال کھینچتا ہے جس سے وہ خیال کرنے لگتا ہے کہ اس کا وضو جاتا رہا، ایسا ہو تو وہ نماز سے نہ پھرے یہاں تک کہ آواز سنے یا بو پائے۔

(الجامع الصغیر، حدیث 2027، جلد 1، صفحہ 124، مطبوعہ: بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: ’’شیطان نماز میں دھوکہ دینے کے لئے کبھی انسان کی شرمگاہ پر آگے سے تھوک دیتا ہے کہ اسے قطرہ آنے کا گمان ہوتا ہے کبھی پیچھے پھونکتا یا بال کھینچتا ہے کہ ریح ہونے کا خیال گزرتا ہے اس پر حکم ہوا کہ نماز سے نہ پھرو جب تک تری یا آواز یا بُو نہ پاؤ جب تک وقوعِ حدث پر یقین نہ ہولے۔۔۔ یعنی یقین ایسا درکار ہے جس پر قسم کھا سکے کہ ضرور حدث ہوا اور جب قسم کھاتے ہچکچائے تو معلوم ہوا کہ معلوم نہیں مشکوک ہے اور شک کا اعتبار نہیں کہ طہارت کا یقین تھا اور یقین شک سے نہیں جاتا۔‘‘

(فتاوی رضویہ، جلد 1، صفحہ 775، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 14 جون 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فتویٰ نمبر: 1416

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

چلتے یا، رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کسی جھیل یانہر میں نہارہے ہوں تواس میں پیشاب کرنے کا کیا حکم ہے ؟اور نہر، دریا کے کنارے پیشاب کرنا کیسا ہے ؟

User ID:امجد حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ پانی چاہے چلتا ہو یا، رکا ہوا ہو اس میں پیشاب یا پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے :وَيُكْرَهُ الْبَوْلُ وَالْغَائِطُ فِي الْمَاءِ جَارِيًا كَانَ أَوْ رَاكِدًا وَيُكْرَهُ عَلَى طَرَفِ نَهْرٍ أَوْ بِئْرٍ أَوْ حَوْضٍ أَوْ عَيْنٍ أَوْ تَحْتَ شَجَرَةٍ مُثْمِرَةٍ أَوْفِي زَرْعٍ أَوْفِي ظِلٍّ يُنْتَفَعُ بِالْجُلُوسِ فِيهِ .یعنی: پانی میں پیشاب یا پاخانہ کرنا مکروہ ہے چاہے پانی کھڑا ہو یا جاری ہو اور نہر یا کنویں یا حوض یا چشمے کے کنارے پیشاب کرنا مکروہ ہے یا پھل دار درخت کے نیچے یا کسی کھیتی میں یا ایسے سائے میں جس سے وہاں بیٹھنے کے لیے نفع لیا جاتا ہو پیشاب کرنا مکروہ ہے ۔

(” الفتاوی الهندیة“ ، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة وأحكامها، الفصل الثالث، جلد1، صفحہ 50،دار الفکر)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: کوئیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے یا پانی میں اگرچہ بہتا ہوا ہو یا گھاٹ پر یا پھلدار درخت کے نیچے یا اس کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو یا سایہ میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں یا مسجد اور عید گاہ کے پہلو میں یا قبرستان یا راستہ میں یا جس جگہ مویشی بندھے ہوں ان سب جگہوں میں پیشاب، پاخانہ مکروہ ہے۔یوہیں جس جگہ وُضو یا غسل کیا جاتا ہو وہاں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ412،مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11شعبان المعظم 1445ھ/ 22فروری 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فتویٰ نمبر: 1417

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

کچی پیاز کھا کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کچی پیاز کھا کر فورا نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

User ID: رانا محمد قاسم جمیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ کچی پیاز کھا کر فورا نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اس حالت میں مسجد میں جانا حرام ہے کہ بدبو کے ساتھ مسجد میں جانا حرام ہے۔ کچے لہسن، پیاز کے متعلق سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: من اکل من ھذہ الشجرۃ المنتنۃ فلا یقربن مسجدنا فان الملٰئکۃ تتأذی مما یتأذی منہ الانس ترجمہ: جو اس درخت بودار سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ فرشتے اس چیز سے اذیت پاتے ہیں جس چیز سے آدمی کو اذیت پہنچتی ہو۔

("صحیح مسلم"، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، الحدیث: 564، صفحہ 282)

سیدی امام اہلسنت بدبودار منہ مسجد میں لے جانے کے حوالے سے فرماتے ہیں: مُنہ میں بدبو ہونے کی حالت میں (گھر میں پڑھی جانے والی) نماز بھی مکروہ ہے اور ایسی حالت میں مسجد جانا حرام ہے جب تک منہ صاف نہ کر لے۔ اور دوسرے نمازی کو ایذا پہنچانی حرام ہے اور دوسرا نمازی نہ بھی ہو تو بھی بدبو سے ملائکہ کو ایذا پہنچتی ہے۔ حدیث میں ہے: "جس چیز سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں فرشتے بھی اس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 7، صفحہ 384، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 شعبان المعظم 1445ھ / 22 فروری 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

فتویٰ نمبر: 1418

آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ انگلی میں لوہے یا چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

User ID: محمد خضر عباس ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مرد کے لیے چاندی (مخصوص شرائط کے ساتھ) کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی پہننا، ناجائز و حرام ہے اور اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی و گناہ ہے۔ سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن مرد کے لیے ریشم کے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے کا حکم مکروہ تحریمی بیان کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: ”بعینہٖ یہی حکم ان سب چیزوں کا ہے جن کا پہننا ناجائز ہے، جیسے ریشمیں کمر بند یا مغرق ٹوپی یا وہ کپڑا جس پر ریشم یا چاندی یا سونے کے کام کا کوئی بیل بُوٹا چار انگل سے زیادہ عرض کا ہو یا ہاتھ خواہ پاؤں میں تانبے سونے چاندی پیتل لوہے کے چھلّے یا کان میں بالی یا بُندا یا سونے خواہ تانبے پیتل لوہے کی انگوٹھی اگرچہ ایک تار کی ہو یا ساڑھے چار ماشے چاندی یا کئی نگ کی انگوٹھی یا کئی انگوٹھیاں اگرچہ سب مل کر ایک ہی ماشہ کی ہوں کہ یہ سب چیزیں مردوں کو حرام و ناجائز ہیں اور ان سے نماز مکروہ تحریمی۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد 7، صفحہ 307، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 شعبان المعظم 1445ھ / 22 فروری 2024ء

فتویٰ نمبر: 1419

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

نماز تراویح، اس کی جماعت اور رکعات کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نماز تراویح یہ کتنی رکعات ہے سنت ہیں واجب ہیں یا پھر فرض ہیں جماعت کے ساتھ پڑھنی چاہئیں یا اکیلے پڑھی جائیں؟

User ID: منور عمر فاروق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ تراویح کی نماز سنت موکدہ ہے اور اس کی جماعت سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے افضل یہی ہے کہ مسجد میں باجماعت ادا کی جائے البتہ اگر مسجد میں تراویح کی جماعت قائم ہو تو کسی عذر کے سبب گھر بھی پڑھ سکتے ہیں اور تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور یہی تعداد احادیث سے ثابت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ" ترجمہ: بے شک رسول اللہ ﷺ رمضان میں بیس رکعتیں پڑھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کان یری القیام فی رمضان، ج:۲، ص:۳۹۴-ط: دار القبلہ بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے اور تراویح میں سُنت کفایہ کہ محلہ کے سب لوگوں نے ترک کی تو سب نے بُرا کیا اور کچھ لوگوں نے قائم کر لی تو باقیوں کے سر سے جماعت ساقط ہو گئی۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 586، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید ایک جگہ فرماتے ہیں: جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور یہی احادیث سے ثابت۔۔۔ تراویح مرد و عورت سب کے لیے بالاجماع سنت موکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 693، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 شعبان المعظم 1445ھ / 1 مارچ 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

فتویٰ نمبر: 1420

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

عورت کا نماز میں ٹھوڑی کھلی رکھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نماز میں عورت کے لیے 5 اعضا کا ستر نہیں ہے تو کیا ٹھوڑی کے مقام کا حصہ جو گلے سے ملتا ہے چہرے کی ٹکلی میں آتا ہے؟ اور کیا ٹھوڑی کے مقام کی جگہ نماز میں کھلی رہے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

User ID: محمد خضر عباس ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ چہرے اور ٹکلی کی مقدار میں ٹھوڑی داخل ہے لہذا اس کے کھلا رہنے سے نماز میں کوئی فرق نہیں آئے گا اور ٹھوڑی کے بعد کا حصہ جو گلے سے لگا ہوتا ہے وہ فقط ایک دو انگل ہونے کی وجہ سے دوپٹہ باندھتے وقت ڈھک جاتا ہے، لہذا اس حصہ کے کھلے رہ جانے یا چمکنے کی صورت پیدا نہیں ہوتی، کہ جس سے نماز پر کوئی اثر پڑے البتہ ٹھوڑی کے نیچے والا حصہ جو گردن میں شامل ہے وہ چوتھائی سے کم کھلا رہا تو نماز ہو جائے گی اور اگر چوتھائی مقدار میں کھلا تھا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی اور دوران نماز کھل گیا تو تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار سے پہلے پہلے چھپالیا تو نماز ہو گئی ورنہ نہیں اور جان بوجھ کر چوتھائی کھولا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: آزاد عورتوں اور خنثیٰ مشکل کے لیے سارا بدن عورت ہے، سوا مونھ (منہ) کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں، ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔۔۔ جن اعضا کا ستر فرض ہے، ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا، نماز ہو گئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپالیا، جب بھی ہو گئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے کھلا رہا یا بالقصد کھولا، اگرچہ فوراً چھپالیا، نماز جاتی رہی۔

(بہارِ شریعت، جلد 01، حصہ 03، صفحہ 481-482، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 شعبان المعظم 1445ھ / 1 مارچ 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتویٰ نمبر: 1421

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

تراویح سے پہلے عشا کے فرض پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا تراویح کی نماز سے پہلے عشا کی نماز پڑھنا ضروری ہے؟

User ID: محمد خضر عباس ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ تراویح کی نماز سے پہلے عشا کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔ کیونکہ نمازِ تراویح کا وقت عشا کے فرض پڑھنے کے بعد شروع ہوتا ہے، لہذا جس نے عشا کے فرض ادا نہ کیے ہوں اس پر تراویح پڑھنے سے پہلے عشا کے فرض ادا کرنا لازم ہے، اگر عشا کے فرض کیے بغیر تراویح پڑھے گا تو اس کی تراویح ادا نہیں ہوگی۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: ''والصحيح أن وقتها ما بعد العشاء إلى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده حتى لو تبين أن العشاء صلاها بلا طهارة دون التراويح والوتر أعاد التراويح مع العشاء دون الوتر؛ لأنها تبع للعشاء هذا عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى فإن الوتر غير تابع للعشاء في الوقت عنده'' یعنی صحیح یہ ہے کہ تراویح کا وقت عشا کے بعد سے طلوعِ فجر تک ہے وتر سے پہلے اور بعد یہاں تک کہ اگر ظاہر ہوا کہ اس نے عشا کی نماز بغیر طہارت ادا کی، نہ کہ تراویح اور وتر، تو تراویح کا عشا کی نماز کے ساتھ اعادہ کرے نہ کہ وتر کا، کیونکہ تراویح عشا کی نماز کے تابع ہیں، یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے کیونکہ ان کے نزدیک وقت میں وتر عشا کی نماز کے تابع نہیں ہیں۔

(فتاوی ہندیہ، جلد1، صفحہ 115، دار الفکر بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 شعبان المعظم 1445ھ / 1 مارچ 2024ء

وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

فتویٰ نمبر:
1422

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ کیا عید والے دن اشراق کی نماز پڑھ سکتے ہیں؟

User ID:اخلاص احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکمِ شرع یہ ہے کہ نمازِ عید سے پہلے کوئی بھی نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے لہذا عید سے پہلے نمازِ اشراق نہیں پڑھ سکتے ہاں نمازِ عید کے بعد گھر میں پڑھ سکتے ہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”نمازِ عید سے قبل نفل نماز مطلقاً مکروہ ہے، عید گاہ میں ہو یا گھر میں اس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہیں، یہاں تک کہ عورت اگر چاشت کی نماز گھر میں پڑھنا چاہے، تو نماز ہو جانے کے بعد پڑھے۔“

(بہارِ شریعت، جلد1، صفحہ786، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 رمضان المبارک 1445ھ/ 9 اپریل 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتویٰ نمبر: 1423

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا تہجد کے لئے سونا ضروری ہے اگر ایسا ہے تو پھر جو ہم اپنے بزرگان دین کے متعلق سنتے ہیں کہ کئی کئی سال عشاء کے وضو سے فجر ادا کرتے تھے یعنی سوتے نہیں تھے تو کیا وہ نماز تہجد نہیں پڑھتے تھے؟

User ID:ضیاء الحق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ تہجد کے لیے سونا شرط ہے غافل ہو کر سونا جو نیند کو توڑ دے شرط نہیں لہذا جن بزرگوں کے بارے میں ایسا مروی ہے وہ اس طرح سوتے تھے کہ تھوڑی سی اونگھ (جس سے وضو نہ ٹوٹے) لیتے اور نماز تہجد ادا فرماتے۔ مراۃ المناجیح میں ہے: ''جن بزرگوں سے منقول ہے کہ انہوں نے تیس یا چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی جیسے حضور غوث اعظم یا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما وہ حضرات رات میں اس قدر اونگھ لیتے تھے جس سے تہجد درست ہو جائے لہذا ان بزرگوں پر یہ اعتراض نہیں کہ انہوں نے تہجد کیوں نہ پڑھی حضرت ابوالدرداء، ابوذر غفاری وغیرہم صحابہ جو شب بیدار تھے، ان کا بھی یہی عمل تھا۔'' (مراۃ المناجیح، باب صلاۃ اللیل، ج2، ص233، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 رمضان المبارک 1445ھ/9 اپریل 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ   وعلی آلک واصحابک یاحبیب اللہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا نماز میں قیام کی حالت میں الٹے ہاتھ سے کھجانے سے نماز ٹوٹ جائے گی؟

User ID:محمد نعیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مطلقا ایسا نہیں ہے کہ قیام کی حالت میں الٹے ہاتھ سے کھجانے سے نماز ٹوٹ جائے جس ہاتھ سے بھی کھجانا آسان ہو تو اسی ہاتھ سے عمل قلیل کے ساتھ خارش کر سکتے ہیں کہ عمل قلیل نماز نہیں توڑتا ہاں اگر عمل کثیر (جس کام کے کرنے سے دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا غالب گمان ہو جائے) کے ساتھ الٹے ہاتھ سے کھجایا یا سیدھے ہاتھ سے کھجایا تو نماز فاسد ہو جائے گی کہ عمل کثیر نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: عمل کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہو نہ نماز کی اصلاح کے لیے کیا گیا ہو، نماز فاسد کر دیتا ہے، عمل قلیل مفسد نہیں، جس کام کے کرنے سے دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے، بلکہ غالب گمان ہو کہ نماز میں نہیں عمل کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں، تو عمل قلیل ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 609، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 شوال المکرم 1445ھ/21 اپریل 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتویٰ نمبر:
1425

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ رات کو صلاۃ التسبیح اکیلے پڑھیں تو قراءت جہر سے کریں گے یا سری؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: ماہر القادری

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ صلاۃ التسبیح یا کوئی بھی نوافل ہوں دن میں پڑھیں تو آہستہ پڑھنا واجب ہے چاہے جماعت سے پڑھیں یا اکیلے اور رات کو اکیلے پڑھیں تو اختیار ہے چاہے اونچی قراءت کریں چاہیں آہستہ پڑھیں جماعت سے پڑھیں تو جہر واجب ہے۔ علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”(ويجهر الإمام) وجوبا (في الفجر وأولى العشاءين وجمعة وعيدين وتراويح ووتر بعدها) أي في رمضان (ويسر في غيرها كمتنفل بالنهار) فإنه يسر“ یعنی فجر اور مغرب وعشاء کی پہلی دونوں رکعتوں میں اور جمعہ وعیدین وتراویح اور رمضان میں تراویح کے بعد وتر کی نماز میں امام پر جہر واجب ہے اور ان کے علاوہ نمازوں میں آہستہ پڑھے گا۔ جیسا کہ دن کے نوافل پڑھنے والا آہستہ آواز میں پڑھے گا۔ (ملتقطا از الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، جلد 02، صفحہ 304-06، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل میں اختیار ہے اگر تنہا پڑھے، اور جماعت سے رات کے نفل پڑھے، تو جہر واجب ہے۔ جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے اور افضل جہر ہے جب کہ ادا پڑھے اور جب قضا ہے تو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 545، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 شوال المکرم 1445ھ / 21 اپریل 2024ء

فتویٰ نمبر: 1426

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سنن مؤکدہ کی آخری دو رکعتوں میں سورت نہ ملائی تو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک شخص نے عرصہ دراز سے سنت مؤکدہ ایسے پڑھیں کہ پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ کے بعد سورت ملائی اور آخری دو میں جان بوجھ کر سورت نہیں ملائی تو کیا حکم ہے؟

User ID: ظہیر تبسم عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اس طریقے سے پڑھی تمام نمازوں کا اعادہ واجب ہے کیونکہ سنن و نوافل و وتروں کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے کہ سورت نہ ملانا جان بوجھ کر ہو یا جہالت کے سبب ہو نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں : نماز میں جب کوئی واجب بُھولے سے رہ جائے تو اِس کی تلافی کے لیے سجدہ سہو واجب ہے۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورۂ الحمد کی ایک آیت بھی رہ گئی یا سورت سے پیشتر دو بار الحمد پڑھی یا سورت ملانا بھول گیا یا سورت کو فاتحہ پر مقدم کیا یا الحمد کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلا گیا پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 710-708، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جان بوجھ کر واجب چھوڑ دیا، تو اس کے متعلق فرماتے ہیں: ''قصداً واجب ترک کیا، تو سجدۂ سہو سے وہ نقصان دفع نہ ہو گا، بلکہ اعادہ واجب ہے۔''

(بہارِ شریعت، حصہ 4، جلد 1، صفحہ 708، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

30 شوال المکرم 1445ھ/9 مئی 2024ء

فتویٰ نمبر:
1427

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا قعدے میں ہاتھ کی انگلیاں گھٹنوں سے نیچے لٹکانا جائز ہے؟

User ID: ظہیر تبسم عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ قعدے میں انگلیاں اپنی حالت پر نارمل چھوڑ کر انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس رکھنا سنت ہے اسی طریقے سے قعدے میں بیٹھنا چاہیے البتہ اگر کوئی انگلیاں لٹکاتا ہے تو گنہگار نہیں اور نماز بھی ہو جائے گی۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ نماز کی سنتوں کے بیان میں لکھتے ہیں: اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ نہ کھلی ہوئی ہوں، نہ ملی ہوئی، اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، گھٹنے پکڑنا نہ چاہیے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 530، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

1 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ/9 مئی 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتویٰ نمبر:
1428

آن لائن
الرضا قرآن و فقه اکیڈمی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نماز کے اندر درود ابراہیمی میں لفظ سیدنا کا اضافہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

User ID:محمد ابو بکر

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ دوران نماز درود شریف کے اندر لفظ سیدنا کا اضافہ کر سکتے ہیں کیونکہ سیدنا کا اضافہ کرنا مستحب و افضل ہے۔ الدر المختار میں ہے: وندب السيادة۔۔۔ فهو افضل من تركه، ذكره الرملى الشافعى وغيره ومانقل لا تسودونى فى الصلاة فكذب ترجمہ: سیدنا کہنا مستحب ہے پس اس کو چھوڑنے سے اس کا بجالانا افضل ہے اسے رملی شافعی وغیرہ نے ذکر کیا ہے اور جو منقول ہے کہ تم مجھے نماز میں سید سے موصوف نہ کرو یہ جھوٹ ہے۔ اس کے تحت شامی میں ہے: والافضل الاتيان بلفظ السيادة كما قاله ابن ظهيرة ترجمہ: اور لفظ سید کو بجالانا افضل ہے جیسا کہ ابن ظہیر نے کہا۔

(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ الی انتھائھا، فروع قراء بالفارسیۃ او التوراۃ او الانجیل، جلد 1، صفحہ 514، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 ذو القعدۃ الحرام 1445ھ 20 مئی 2024ء

فتویٰ نمبر: 1429

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جمعہ کے دن خطبہ کسی اور نے دیا نماز کسی اور نے پڑھائی اس کا کیا حکم ہے؟

User ID:محمد علی حیدر گوندل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بہتر یہی ہے کہ جس نے خطبہ پڑھا وہی نماز جمعہ بھی پڑھائے، دوسرا نہ پڑھائے اور اگر دوسرے نے نماز پڑھا دی جب بھی ہو جائے گی۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جس نے خطبہ پڑھا وہی نماز پڑھائے، دوسرا نہ پڑھائے اور اگر دوسرے نے پڑھا دی جب بھی ہو جائے گی جبکہ وہ ماذون (یعنی جس کو اجازت دی گئی۔) ہو۔ یوہیں اگر نابالغ نے بادشاہ کے حکم سے خطبہ پڑھا اور بالغ نے نماز پڑھائی جائز ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ چہارم، صفحہ 781، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 20 مئی 2024ء

فتویٰ نمبر: 1430

تہجد کے ساتھ وتر پڑھیں تو پڑھنے کی ترتیب

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ رات کو اٹھ کر وتر و تہجد پڑھنی ہو تو پہلے وتر پڑھیں یا تہجد؟

User ID: عابد حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ تہجد اور وتر جسے چاہیں پہلے پڑھنا جائز ہے البتہ مستحب یہ ہے کہ نماز تہجد ادا کرنے کے بعد آخر میں نماز وتر ادا کی جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے نماز وتر کو رات کی آخری نماز بنانے کا حکم ارشاد فرمایا ہے اور یہ حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اجعلوا آخر صلاتكم بالليل وترا'' ترجمہ: رات کی آخری نماز وتر بناؤ۔

(صحیح البخاری، ج2، ص25، حدیث 998، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

علامہ ابنِ عابدین شامی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ''(قوله: وتاخير الوتر الخ) اى يستحب تاخيره، لقوله صلى الله عليه وسلم: "من خاف ان لا يوتر من آخر الليل فليوتر اوله ومن طمع ان يقوم آخره فليوتر آخر الليل فان صلاة آخر الليل مشهودة وذلك افضل" رواه مسلم والترمذى وغيرهما وتمامه فى الحلية وفى الصحيحين: "اجعلوا آخر صلاتكم وترا" والامر للندب بدليل ما قبله، بحر'' ترجمہ: اور وتر میں تاخیر مستحب ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے کہ جس کو خوف ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں اُٹھ نہیں سکتا، پس وہ اول حصہ ہی میں وتر پڑھ لے اور جس کو اعتماد ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں اٹھ جائے گا، تو وہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے، کیونکہ رات کے آخری حصہ کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔ اسے امام مسلم، امام ترمذی اور ان کے علاوہ دیگر محدثین علیہم الرحمۃ نے روایت کیا ہے اور اس کی مکمل بحث حلیۃ میں ہے۔ اور صحیحین میں ہے: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی آخری نماز وتر بناؤ۔ اس میں امر استحباب کے لیے ہے، اس دلیل کی وجہ سے جو پیچھے بیان ہوئی، بحر۔

(ردالمحتار، جلد1، صفحہ 369، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 20 مئی 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

فتویٰ نمبر:
1431

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد سفر کیا تو نماز قصر یا مکمل

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ظہر کا وقت شروع ہونے کے بیس منٹ بعد کوئی سفر شرعی شروع کر دے تو کیا وہ قصر پڑھے گا یا پوری نماز پڑھے گا؟

User ID:قمرالدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جب شہر سے باہر شرعی سفر پر نکل جائے تو قصر پڑھنا ہوگی کیونکہ نماز کو پورا پڑھنے یا قصر پڑھنے میں آخری وقت کا اعتبار ہوتا ہے اور اس نے آخری وقت حالت سفر میں پایا لہذا قصر نماز پڑھنا ہوگی۔ الدر المختار میں ہے: وَالْمُعْتَبَرُ فِي تَغْيِيرِ الْفَرْضِ آخِرُ الْوَقْتِ وَهُوَ قَدْرُ مَا يَسَعُ التَّحْرِيمَةَ (فَإِنْ كَانَ) الْمُكَلَّفُ (فِي آخِرِهِ مُسَافِرًا وَجَبَ رَكْعَتَانِ وَإِلَّا فَأَرْبَعٌ) ترجمہ: فرض بدلنے میں آخری وقت کا اعتبار ہے اور وہ اتنی مقدار ہے جس میں تکبیر تحریمہ کہہ سکیں پس اگر مکلف آخری وقت میں مسافر ہو تو دو رکعتیں لازم ہیں ورنہ چار پڑھنا لازم ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، جلد2، صفحہ 131، دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "کسی نے نماز نہ پڑھی تھی اور وقت اتنا باقی رہ گیا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے اب مسافر ہو گیا تو قصر کرے اور مسافر تھا اس وقت اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔"
(بہارِ شریعت، جلد01، حصہ 4، صفحہ 749، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ذو القعدۃ الحرام 1445ھ 18 مئی 2024ء

فتویٰ نمبر: 1432

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ چلتے ہوئے ٹی وی کے سامنے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ کیا نماز ہو جائے گی؟

User ID: فقیر محمد بخش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ چلتے ہوئے ٹی وی کے سامنے نماز پڑھنا بہر صورت ممنوع ہے کہ یہ خشوع و خضوع میں رکاوٹ بنے گا البتہ اگر چلتے ٹی وی کے سامنے نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی کیونکہ یہ ویڈیوز یا تصاویر حقیقی تصاویر کے حکم میں نہیں ہوتیں بلکہ ایک عکس ہوتا ہے جیسے آئینے میں اپنا عکس دکھائی دیتا ہے لہذا اس کا حکم بھی آئینے والا ہو گا۔ سیدی اعلی حضرت امام اہل سنت علامہ مولانا الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: ”سئلت عمن صلی وامامہ مرآۃ فأجبت بالجواز آخذا مماھھنا إذ المرآۃ لم تعبد ولا الشبح المنطبع فیھا ولاھو من صنیع الکفار نعم ان کان بحیث یبدو لہ فیہ صورتہ وافعالہ رکوعا وسجودا وقیاما وقعودا وظن ان ذلک یشغلہ فاذن لاینبغی قطعا“۔ ترجمہ۔ مجھ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جس نے آئینے کے سامنے نماز پڑھی تو میں نے یہاں بیان کردہ (شرح منیہ کے قول سے) اخذ کرتے ہوئے جواز کا فتوی دیا۔ کیونکہ نہ تو آئینے کی عبادت کی جاتی ہے اور نہ اس میں کوئی صورت چھپی ہوتی ہے اور نہ یہ کفار کی مصنوعات (یعنی کفار کے شعائر) سے ہے۔ ہاں اگر نماز پڑھنے کے دوران اسے اپنی حرکات مثل رکوع و سجود و قیام و قعود نظر آتی ہو اور یہ خیال کرتا ہے کہ یہ اسے نماز سے مشغول اور غافل کر دیں گی تو اسے آئینے کے سامنے ہر گز نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

(جد الممتار جلد 1 ص 311-312 ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

19 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ / 28 مئی 2024ء

فتویٰ نمبر: 1433

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ چار رکعت نوافل ایک ساتھ پڑھیں تو قعدہ اولی میں درود ودعا پڑھیں گے یا نہیں؟

User ID: فقیر محمد بخش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سنن غیر مؤکدہ اور نوافل کے قعدہ اولی میں مکمل التحیات اور درود ودعا تک پڑھیں گے اور تیسری رکعت کے شروع میں ثناء و تعوذ بھی پڑھیں گے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جو سنت موکدہ چار رکعتی ہے اس کے قعدۂ اُولیٰ میں صرف التحیات پڑھے اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا تو سجدۂ سہو کرے اور ان سنتوں میں جب تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا تو سُبْحٰنَکَ اور اَعُوْذُ بھی نہ پڑھے۔ اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والے نوافل کے قعدۂ اُولیٰ میں بھی درود شریف پڑھے اور تیسری رکعت میں سُبْحٰنَکَ اور اَعُوْذُ بھی پڑھے، بشرطیکہ دو رکعت کے بعد قعدہ کیا ہو ورنہ پہلا سُبْحٰنَکَ اور اَعُوْذُ کافی ہے، منت کی نماز کے بھی قعدۂ اُولیٰ میں درود پڑھے اور تیسری میں ثنا و تعوذ۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ 4، صفحہ 672، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

19 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ / 28 مئی 2024ء

فتویٰ نمبر:
1434

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک بندہ ہے جسے بچپن میں فالج ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے کھانے پینے اور قضائے حاجت کرنے سے بھی قاصر ہے ہاتھ پاؤں بھی کام نہیں کرتے ایسے شخص کی نماز کا کیا حکم ہے؟

User ID:علیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایسا شخص سر کے اشارے سے نماز پڑھے اور اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے، اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوں یا دل کے اشارہ سے پڑھے پھر اگر چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط، فدیہ کی بھی حاجت نہیں ورنہ بعد صحت ان نمازوں کی قضا لازم ہے اگرچہ اتنی ہی صحت ہو کہ سر کے اشارہ سے پڑھ سکے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: وإذا عجز المريض عن الإيماء بالرأس في ظاهر الرواية يسقط عنه فرض الصلاة ولا يعتبر الإيماء بالعينين والحاجبين ثم إذا خف مرضه هل يلزمه القضاء اختلفوا فيه قال بعضهم: إن زاد عجزه على يوم وليلة لا يلزمه القضاء وإن كان دون ذلك يلزمه كما في الإغماء وهو الأصح، هكذا في فتاوى قاضي خان، والفتوى عليه، كذا في الظهيرية، وإن مات من ذلك المرض لا شيء عليه ولا يلزمه فدية، كذا في المحيط. ترجمہ: اور جب مریض سر کے اشارے سے بھی نماز پڑھنے سے قاصر آجائے تو اس سے فرض ساقط ہو جائے گا ظاہر الروایۃ کے مطابق اور آنکھوں یا ابر کے اشارے سے پڑھنا معتبر نہیں پھر جب اس کا مرض تھوڑا ہو تو کیا اس پر قضا لازم ہو گی یا نہیں اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء نے فرمایا اگر اس کا عاجز ہونا ایک دن اور رات سے زائد ہو جائے اس پر قضا لازم نہیں اور اگر اس سے کم ہو تو قضا لازم ہے جیسا کہ بے ہوش ہونے والوں کے متعلق ہے اور یہی اصح ہے ایسا ہی فتاوی قاضی خان میں ہے اور اسی پر فتوی ہے ایسا ہی ظہیریہ میں ہے اور اگر وہ اسی مرض میں مر جائے تو اس پر کچھ لازم نہیں اور نہ ہی فدیہ لازم ہے ایسا ہی محیط میں ہے۔

(فتاوی ہندیہ، جلد1، صفحہ 147، دار لفکر)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

28ذوالقعدۃ الحرام1445ھ 06 جون2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

فتویٰ نمبر:
1435

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

امام کا فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورت ملانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر امام صاحب فرض رکعات میں تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ ملالیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں۔

User ID:مانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نماز ہو جائے گی کیونکہ امام کے لئے فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورت ملانا مکروہِ تنزیہی ہے۔اور اگر سورت ملانے سے مقتدیوں کو اذیت ہو تو مکروہِ تحریمی یعنی قریب بحرام ہے۔ اور منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے سورتِ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ مستحب ہے البتہ امام یا منفرد نے قصداً سورت ملائی ہو یا بلا قصد، بہر صورت کسی پر بھی سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔

امام اہلسنت فتاوی رضویہ میں اسی طرح کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: فرض (نماز) ہوئی اور نماز میں کچھ خلل نہ آیا، نہ اس پر سجدہ سہو تھا، بلکہ اگر قصداً بھی فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورت ملائی تو کچھ مضائقہ نہیں۔ صرف خلاف اولیٰ ہے، بلکہ بعض ائمہ نے اس کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی۔ فقیر کے نزدیک ظاہراً یہ استحباب تنہا پڑھنے والے کے حق میں ہے امام کے لئے ضرور مکروہ ہے بلکہ مقتدیوں پر گراں گذرے تو حرام۔

(فتاوی رضویہ جلد3، صفحہ 637، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

27ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 05جون 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتویٰ نمبر:
1436

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

کپڑوں پر درھم سے کم خون لگا ہو تو نماز کا حکم

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ زید نے زیر ناف بال صاف کیے تو اس کو ہلکاسا کٹ لگ اور شلوار پر خون کے کچھ نشاان لگ گئے جو 5 روپے کے سکے سے کم مقدار تھے تو کپڑے پاک ہیں یا ناپاک ہو جائیں گے ؟ان میں نماز پڑھ لی تو کیا نماز ہو جائے گی؟

User ID:محمد محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایک درھم کے وزن سے کم خون کپڑوں پر لگا تو اسے دھولینا سنت ہے البتہ اگر بغیر دھوئے نماز پڑھی تو بھی نماز ہو جائے گی لیکن مکروہ تنزیہی ہو گی اس حالت میں پڑھی گئی نماز کو دوبارہ پڑھ لینا بہتر ہے اور اگر خون ایک درھم کے وزن جتنا کپڑوں پر لگے تو اس میں نماز مکروہ تحریمی ہے ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور اگر ایک درھم کے وزن سے زیادہ لگا ہو تو اس میں نماز ہو گی ہی نہیں دھونا فرض ہے۔صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: نَجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زِیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہو گی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیتِ اِستخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہِ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اِعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہو گئی مگر خلافِ سنّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ393، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20ذو القعدۃ الحرام1445ھ 29مئی2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتویٰ نمبر: 1437

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک شخص نے نماز جنازہ کے دوران سامنے دیوار پر لکھی ہوئی نماز جنازہ کی دعا پڑھی تو نماز کا کیا حکم ہوگا؟

User ID: محمد محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایسے شخص کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ نماز کے باہر سے سیکھنا ہے اور نماز کے باہر سے سیکھنا جس طرح عام نماز کو فاسد کر دیتا ہے اسی طرح نمازِ جنازہ کو بھی فاسد کر دیتا ہے۔ در مختار میں ہے: " (وقراءته من مصحف) ای: مافیه قرآن (مطلقا) لانه تعلم "یعنی مصحف یعنی جس میں قرآن لکھا ہے اس سے دیکھ کر تلاوت کرنا مطلقا مفسد نماز ہے، کیونکہ یہ سیکھنا ہے۔

(در مختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ،، جلد 02، صفحہ 463-464، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "اگرچہ مصحف شریف کی طرف نظر کرنا عبادت ہے مگر اس میں دیکھ کر پڑھنا خارج سے تعلم ہے اور یہ منافی نماز جیسے زبان سے حالت نماز میں امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اگرچہ یہ دونوں عبادت ہیں مگر چونکہ منافی نماز ہیں لہذا نماز فاسد۔ "

(فتاوی امجدیہ، جلد 1، صفحہ 185، مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 30 مئی 2024ء

فتویٰ نمبر: 1438

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

نماز حاجت کا طریقہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نماز حاجت کا کیا طریقہ ہے؟

User ID: محمد محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اس کی دو یا چار رکعتیں پڑھ سکتے ہیں، اور ان کو عام نوافل کی طرح بھی پڑھ سکتے ہیں اور حدیث پاک میں بیان کیے گئے طریقے کے مطابق بھی پڑھ سکتے ہیں اور پڑھنے کے بعد حدیث پاک میں جو دعا مذکور ہوئی، وہ دعا پڑھیں یہی نماز حاجت ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ نماز حاجت کے متعلق تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس کے لیے دو یا چار رکعت پڑھے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ''پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ایک ایک بار پڑھے، تو یہ ایسی ہیں جیسے شبِ قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔'' مشائخِ کرام رحمہم اللہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 685، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 29 مئی 2024ء

فتویٰ نمبر: 1439

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ دوران نماز کوئی حرام جانور مثلاً کتا، بلی، چوہا وغیرہ آکر جائے نماز پر آکر بیٹھ جائے تو نماز کا کیا حکم ہے؟

User ID:محمد محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ان جانوروں کے ظاہری جسم پر نجاست ہو یا نہ ہو بہر صورت نماز ہو جائے گی کیونکہ اس صورت میں نمازی نجاست کو اٹھائے ہوئے نہیں ہے۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ہوشیار بچہ جس کے جسم و ثوب یقیناً ناپاک ہوں، خود آکر مصلی پر بیٹھ جائے، نماز جائز ہے، اگرچہ ختم نماز تک بیٹھا رہے کہ اس صورت میں مصلی خود حاملِ نجاست نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ 453، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 ذو القعدۃ الحرام 1445ھ 29 مئی 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتویٰ نمبر:
1440

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نماز پڑھتے ہوئے کبھی کبھار شک ہوتا ہے کہ ریح خارج ہوئی ہے کیا اس سے وضو ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: محمد احسن

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ محض ریح نکلنے کا شک ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا کیونکہ جب تک ریح وغیرہ نکلنے کا اتنا یقین نہ ہو کہ بندہ وضو ٹوٹنے کی قسم اٹھا سکے وضو نہیں ٹوٹتا۔ جامع صغیر میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان الشیطان لیاتی احدکم وھو فی صلوتہ فیاخذ بشعرہ من دبرہ فیمدھا فیری انہ قد احدث ، فلا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا''یعنی تم میں کوئی نماز میں ہوتا ہے اور شیطان اس کے پاس آکر اس کے پیچھے سے کوئی بال کھینچتا ہے جس سے وہ خیال کرنے لگتا ہے کہ اس کا وضو جاتا رہا، ایسا ہو تو وہ نماز سے نہ پھرے یہاں تک کہ آواز سنے یا بو پائے۔

(الجامع الصغیر، حدیث 2027، جلد 1، صفحہ 124، مطبوعہ: بیروت)

فتاوٰی رضویہ میں ہے: ''شیطان نماز میں دھوکہ دینے کے لئے کبھی انسان کی شرمگاہ پر آگے سے تھوک دیتا ہے کہ اسے قطرہ آنے کا گمان ہوتا ہے کبھی پیچھے پھونکتا یا بال کھینچتا ہے کہ ریح ہونے کا خیال گزرتا ہے اس پر حکم ہوا کہ نماز سے نہ پھرو جب تک تری یا آواز یا بُو نہ پاؤ جب تک وقوعِ حدث پر یقین نہ ہولے۔۔۔یعنی یقین ایسا درکار ہے جس پر قسم کھا سکے کہ ضرور حدث ہوا اور جب قسم کھاتے ہچکچائے تو معلوم ہوا کہ معلوم نہیں مشکوک ہے اور شک کا اعتبار نہیں کہ طہارت کا یقین تھا اور یقین شک سے نہیں جاتا۔''

(فتاوٰی رضویہ، جلد 1، صفحہ 775، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ذو القعدۃ الحرام 1445ھ 14 جون 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

فتویٰ نمبر: 1441

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جو لوگ میری طرح کینسر میں مبتلاء ہیں روزہ نہیں رکھ سکتے ان کے لیے روزے کا کیا حکم ہے؟

User ID: علی اکبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ روزے کے سبب کینسر کے بڑھ جانے کا یقین ہو یا کسی ماہر طبیب نے بتایا ہو کہ روزہ رکھیں گے تو مرض کے بڑھنے یا جان جانے کا اندیشہ ہے تو فلحال ان پر روزے رکھنا لازم نہیں البتہ صحت ملنے پر ان پر لازم ہے کہ ان روزوں کی قضا رکھیں اور اگر شیخ فانی یعنی 80 سال کی عمر ہو اور روزہ رکھنا ممکن نہیں تو فدیہ دینا ہوگا اور اگر اس سے کم عمر ہو تو تندرستی کا انتظار کرے اور وصیت بھی کر جائے کہ میرے بعد ان روزوں کا فدیہ دیا جائے۔ فرمان باری تعالی ہے: اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍؕ-فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ ترجمہ: کنزالعرفان: گنتی کے چند دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے ۔اسکے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: مریض کو بھی رخصت ہے جبکہ اسے روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی یا ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو تو یہ روزہ چھوڑ دے اور بعد میں ممنوع ایام کے علاوہ اور دنوں میں روزہ رکھ لے۔ البتہ یہ یاد رہے کہ مریض کو محض زیادہ بیماری کے یا ہلاکت کے صرف وہم کی بنا پر روزہ چھوڑنا جائز نہیں بلکہ ضروری ہے کہ کسی دلیل یا سابقہ تجربہ یا کسی ایسے طبیب کے کہنے سے غالب گمان حاصل ہو جو طبیب ظاہری طور پر فاسق نہ ہو۔ (تفسیر صراط الجنان، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ 286)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا گمان غالب ہو یا خادم وخادمہ کو ناقابل برداشت ضعف کا غالب گمان ہو تو ان سب کو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھیں۔

(بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 1003، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

4 شعبان المعظم 1445ھ / 15 فروری 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتویٰ نمبر: 1442

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

رجب کے روزوں کے فضائل

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ رجب المرجب کے مہینے میں روزے رکھنے کا کیا حکم ہے کیا ان روزوں کا ثواب زیادہ ملتا ہے؟

User ID: اقراء بلوچ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

رجب المرجب کے روزے رکھنے چاہییں کیونکہ ان روزوں کے فضائل احادیث مبارکہ میں مروی ہیں۔ جامع صغیر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رَجَب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفّارہ ہے اور دوسرے دن کا روزہ دو سالوں کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کفّارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔ (الجامع الصَّغیر، حدیث 5051، صفحہ 311)

ایک اور مقام پر حضور ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جس نے رَجَب کا ایک روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے روزوں کی طرح ہوگا، جس نے سات روزے رکھے، اُس پر جہنّم کے ساتوں دروازے بند کردیئے جائیں گے، جس نے آٹھ روزے رکھے اُس کے لئے جَنَّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس نے دس روزے رکھے، وہ اللہ عزوجل سے جو کچھ مانگے گا، اللہ عزوجل اُسے عطا فرمائے گا اور جس نے پندرہ (15) روزے رکھے تو آسمان سے ایک مُنادِی ندا (یعنی اِعلان کرنے والا اِعلان) کرتا ہے کہ تیرے پچھلے گناہ بَخش دیئے گئے، پس تُو اَز سرِ نَو عمل شُروع کر کہ تیری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں اور جو زائد کرے تو اللہ پاک اُسے اور زیادہ اجر دے گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان، جلد3، صفحہ368، حدیث 3801)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 رجب المرجب 1444ھ / 18 جنوری 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتویٰ نمبر: 1443

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ روزے میں کلی کے بعد منہ کے اندر پانی محسوس ہوتا رہتا ہے اسے نگل لیا تو روزے کا کیا حکم ہے؟

User ID:محمد ابراہیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اس تری کو نگلنے سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: وَلَوْبَقِيَ بَلَلٌ بَعْدَ الْمَضْمَضَةِ فَابْتَلَعَهُ مَعَ الْبُزَاقِ لَمْ يُفْطِرْهُ، ترجمہ: کلی کے بعد کچھ تری رہ گئی جسے تھوک کے ساتھ نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(مجموعۃ من المؤلفین، الفتاوی الھندیۃ، جلد1، صفحہ 203، دار لفکر)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: غسل کیا اور پانی کی خنکی (6) اندر محسوس ہوئی یا کُلّی کی اور پانی بالکل پھینک دیا صرف کچھ تری مونھ میں باقی رہ گئی، تھوک کے ساتھ اُسے نگل گیا۔۔۔تو ان سب صورتوں میں روزہ نہ گیا۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ 5، صفحہ 989، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26 رمضان المبارک 1445ھ/5 اپریل 2024ء

فتویٰ نمبر:
1444

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ روزے کی حالت میں تھوڑی سی الٹی آئی اور کچھ واپس حلق سے اتر گئی تو روزے کا کیا حکم ہے؟

User ID: محمد ابراہیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: قصداً بھر مونھ (منہ بھر یعنی جسے بلا تکلف روکا نہ جاسکے) قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو مطلقاً روزہ جاتا رہا اور اس سے کم کی تو نہیں اور بلا اختیار قے ہوگئی تو بھر مونھ ہے یا نہیں اور بہر تقدیر وہ لوٹ کر حلق میں چلی گئی یا اُس نے خود لوٹائی یا نہ لوٹی، نہ لوٹائی تو اگر بھر مونھ (منہ بھر) نہ ہو تو روزہ نہ گیا، اگرچہ لوٹ گئی یا اُس نے خود لوٹائی اور بھر مونھ (منہ بھر) ہے اور اُس نے لوٹائی، اگرچہ اس میں سے صرف چنے برابر حلق سے اُتری تو روزہ جاتا رہا ورنہ نہیں۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 994، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26 رمضان المبارک 1445ھ/5 اپریل 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتویٰ نمبر:
1445

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ روزے کی حالت میں کلی کرتے ہوئے یا ناک میں پانی ڈالتے ہوئے غلطی سے پانی حلق سے اتر گیا تو کیا حکم ہے؟ روزہ ٹوٹ گیا یا نہیں؟ قضا لازم ہو گی یا کفارہ بھی دینا ہو گا؟

User ID:محمد ابراہیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر روزہ دار ہونا یاد تھا اور پانی غلطی سے حلق سے اتر گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا بعد میں اس کی قضا رکھنا لازم ہے البتہ کفارہ لازم نہیں اور یہ والا دن بھی روزہ داروں کی طرح بغیر کھائے پیے گزارنا لازم ہے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: وَإِنْ تَمَضْمَضَ أَوْ اسْتَنْشَقَ فَدَخَلَ الْمَاءُ جَوْفَهُ إنْ كَانَ ذَاكِرًا لِصَوْمِهِ فَسَدَ صَوْمُهُ وَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ذَاكِرًا لَا يَفْسُدُ صَوْمُهُ كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ وَعَلَيْهِ الِاعْتِمَادُ. ترجمہ: اگر اس نے کلی کی یا ناک میں پانی چڑھایا پس پانی اس کے پیٹ میں داخل ہو گیا تو اگر اسے روزہ دار ہونا یاد ہو تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس پر قضا لازم ہے اور اگر اسے روزہ دار ہونا یاد نہ ہو تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہو گا ایسا ہی خلاصہ میں ہے اور اسی پر اعتماد ہے۔

(مجموعۃ من المؤلفین، الفتاوی الهندیۃ، جلد 1، صفحہ 202، دار الفکر)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: کلی کر رہا تھا بلا قصد پانی حلق سے اُتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ کو چڑھ گیا روزہ جاتا رہا، مگر جبکہ روزہ ہونا بھول گیا ہو تو نہ ٹوٹے گا اگرچہ قصداً ہو۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 993، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26 رمضان المبارک 1445ھ / 5 اپریل 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتویٰ نمبر:
1446

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

روزے میں کام کرتے ہوئے مٹی کا غبار حلق سے اتر گیا تو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ زید الیکٹریشن کا کام کرتا ہے گرینڈر لگاتے ہوئے مٹی کا غبار نا چاہتے ہوئے بھی اندر جاتا ہے تو روزہ کا کیا حکم ہو گا؟

User ID:محمد ابراہیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر خود بخود غبار اندر چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: مکّھی یا دُھواں یا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ خواہ وہ غبار آٹے کا ہو کہ چکی پیسنے یا چھاننے میں اڑتا ہے یا غلّہ کا غبار ہو یا ہوا سے خاک اُڑی یا جانوروں کے کھرِ یا ٹاپ سے غبار اُڑ کر حلق میں پہنچا، اگرچہ روزہ دار ہونا یاد تھا اور اگر خود قصداً دھواں پہنچایا تو فاسد ہو گیا جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو، خواہ وہ کسی چیز کا دھواں ہو اور کسی طرح پہنچایا ہو، یہاں تک کہ اگر کی بتی وغیرہ خوشبو سُلگتی تھی، اُس نے مونھ قریب کرکے دھوئیں کو ناک سے کھینچا روزہ جاتا رہا۔ یوہیں حقّہ پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اگر روزہ یاد ہو اور حقّہ پینے والا اگر پیے گا تو کفارہ بھی لازم آئے گا۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ 5، صفحہ 988، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26 رمضان المبارک 1445ھ/5 اپریل 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتویٰ نمبر: 1447

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

بچوں کے روزہ رکھنے کی عمر اور حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کتنے سال کے نابالغ بچے روزہ رکھ سکتے ہیں اور کس عمر کے بچے کو روزے کا حکم دیا جائے گا؟

User ID:محمد ابراہیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جو نابالغ بچے روزے کی طاقت رکھتے ہوں روزہ رکھ سکتے ہیں اور بچہ اگر دس سال کا ہو جائے اور روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے روزہ رکھوانے کا حکم ہے اگر باوجود قدرت روزہ نہ رکھے تو مار کر روزہ رکھوایا جائے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بچہ کی عمر دس ۱۰ سال کی ہو جائے اور اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اس سے روزہ رکھوایا جائے نہ رکھے تو مار کر رکھوائیں، اگر پوری طاقت دیکھی جائے اور رکھ کر توڑ دیا تو قضا کا حکم نہ دیں گے اور نماز توڑے تو پھر پڑھوائیں۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ 5، صفحہ 496، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

26 رمضان المبارک 1445ھ/5 اپریل 2024ء

فتویٰ نمبر:
1448

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

روزے رکھنے کی منت مانی لیکن تعداد مقرر نہ کی تو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ روزے رکھنے کی منت مانی کہ فلاں کام ہو تو روزے رکھوں گا لیکن کتنے روزے رکھنے ہیں یہ مقرر نہیں کیا اب کام ہو گیا تو اب کیا حکم ہو گا؟

User ID: امین برکاتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ تین روزے رکھ لیں منت پوری ہو جائے گی۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: إِذَا حَلَفَ بِالنَّذْرِ وَهُوَ يَنْوِي صِيَامًا وَلَمْ يَنْوِ عَدَدًا فَعَلَيْهِ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ترجمہ: کسی نے منت کی قسم کھائی اور وہ روزوں کا ارادہ رکھتا ہے اور اس نے کوئی عدد معین نہ کیا تو تین دن کے روزے اس پر لازم ہیں۔ ("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الایمان، الباب الثانی فیما یکون یمینا و ما لا یکون یمینا۔۔۔ الخ، الفصل الثانی، جلد 2، صفحہ 65، کوئٹہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: منّت مانی اور زبان سے منّت کو معین نہ کیا مگر دل میں روزہ کا ارادہ ہے تو جتنے روزوں کا ارادہ ہے اوتنے (اتنے) رکھ لے، اور اگر روزہ کا ارادہ ہے مگر یہ مقرر نہیں کیا کہ کتنے روزے تو تین روزے رکھے۔

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 9، صفحہ 318، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 شعبان المعظم 1445ھ / 1 مارچ 2024ء

فتویٰ نمبر: 1449

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر سمجھ دار نابالغ بچہ روزہ توڑ دے تو کیا اس پر کفارہ یا قضا لازم ہو گی؟

User ID: غلام محمد رانا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نابالغ بچہ روزہ رکھ کر توڑ دے تو اُس پر توڑے ہوئے روزے کے بدلے قضا روزہ رکھنا یا کفارہ دینا لازم نہیں ہے کیونکہ نابالغ شریعت کا مکلف نہیں کہ اس پر کوئی چیز لازم ہو۔ سنن ابی داؤد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رفع القلم عن ثلاثۃ: عن الصبی حتی یبلغ، وعن النائم حتی یستیقظ، وعن المعتوہ حتی یبرا، ترجمہ: قلم تین شخصوں سے اٹھالیا گیا ہے: بچہ سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے، سوئے ہوئے شخص سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، اور دیوانہ سے یہاں تک کہ وہ اچھا ہو جائے۔

(سنن ابی داؤد، الحدیث 4402)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بچہ کی عمر دس ۱۰ سال کی ہو جائے اور اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اس سے روزہ رکھوایا جائے نہ رکھے تو مار کر رکھوائیں، اگر پوری طاقت دیکھی جائے اور رکھ کر توڑ دیا تو قضا کا حکم نہ دیں گے اور نماز توڑے تو پھر پڑھوائیں۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 496، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 رمضان المبارک 1445ھ/9 اپریل 2024ء

فتویٰ نمبر: 1450

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

افطار کا وقت حدیث کی روشنی میں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ افطاری کا وقت رات کے وقت ہوتا ہے یعنی جب اندھیرا ہو جائے۔ برائے کرم دلائل سے بیان فرمادیں کہ افطاری کا اصل وقت کیا مغرب کے وقت سے شروع ہوتا ہے؟

User ID:ضیاء الحق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ افطار کا وقت غروب آفتاب ہے نہ کہ اندھیرا ہو جانا افطار کا وقت ہے احادیث میں اس کی صراحت موجود ہے۔ بخاری شریف میں ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إذا أقبل الليل من ههنا، وأدبر النهار من ههنا، وغربت الشمس، فقد أفطر الصائم. یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات اس طرف (مشرق) سے آئے اور دن ادھر مغرب میں چلا جائے کہ سورج ڈوب جائے تو روزہ دار روزہ افطار کرلے۔

(بخاری، کتاب الصوم، باب متی یحل فطر الصائم، الحدیث 1954)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 رمضان المبارک 1445ھ/9 اپریل 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ رمضان المبارک میں روزے قضا ہوئے ہوں تو دیگر مخصوص دنوں کے نفلی روزوں کی جگہ قضا روزوں کی نیت کر سکتے ہیں؟

User ID:غلام محمد رانا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جن دنوں میں روزے رکھنا جائز نہیں جیسے عید الفطر، عید الاضحی اور گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ، ان پانچ دنوں کے روزے مکروہ تحریمی ہیں ان دنوں کے علاوہ جب چاہیں قضا رکھ سکتے ہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ روزے کی اقسام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: مکروہِ تحریمی جیسے عید اور ایّام تشریق (یعنی عید الفطر، عید الاضحی اور گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ، ان پانچ دنوں) کے روزے۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ967، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 رمضان المبارک 1445ھ/9 اپریل 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یاحبیب اللہ

فتویٰ نمبر: 1452

آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

پکی ہوئی گندم کاٹے بغیر بیچی تو عشر کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک شخص نے گندم کی فصل پکنے کے بعد خریدی اور خود اجرت دے کر کٹوائی تو کیا اس پر بھی عشر لازم ہے؟

User ID: محمد ریاض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ فصل پکنے کے بعد فصل بیچ دی، تو کاشتکار کے ذمے عشر ادا کرنا لازم ہے خریدنے والے پر عشر لازم نہیں۔ چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”بہار اس وقت بیچنی چاہئے، جب پھل ظاہر ہو جائیں اور کسی کام کے قابل ہوں، اس سے پہلے بیع جائز نہیں اور اس وقت اُس میں عشر واجب ہوتا ہے، پھل اپنی حد کو پہنچ جائیں کہ اب کچّے اور ناتمام ہونے کے باعث ان کے بگڑ جانے، سُوکھ جانے، مارے جانے کا اندیشہ نہ رہے، اگرچہ ابھی توڑنے کے قابل نہ ہُوئے ہوں۔ یہ حالت جس کی ملک میں پیدا ہو گی، اُسی پر عشر ہے۔ بائع کے پاس پھَل ایسے ہو گئے تھے، اُس کے بعد بیچے، تو عشر بائع (بیچنے والے) پر ہے اور جو اس حالت تک پہنچنے سے پہلے کچے بیچ ڈالے اور اس حالت پر مشتری کے پاس پہنچے، تو عشر مشتری (خریدار) پر ہے۔ بعینہٖ یہی حکم کھیتی کا ہے۔“

(فتاوٰی رضویہ، جلد 10، صفحہ 241، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بیچنے کے وقت زراعت (فصل) طیار (تیار) تھی، تو عشر بائع پر ہے۔“

(بہارِ شریعت، حصہ 5، جلد 1، صفحہ 920، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

30 شوال المکرم 1445ھ/9 مئی 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

فتویٰ نمبر: 1453

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

عشر کی رقم مسجد میں دینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا عشر کے پیسے مسجد میں دے سکتے ہیں ؟ کیا اس طرح عشر ادا ہو جائے گا؟

User ID: ماہر القادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عشر یا کسی بھی صدقہ واجبہ کی رقم مسجد میں نہیں دے سکتے کیونکہ صدقات واجبہ جیسے (نذر، کفارہ، فدیہ اور صدقہ فطر، عشر وغیرہ) کے ادا ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اسے کسی مسلمان، غیر ھاشمی، مستحق زکاۃ شخص کو بغیر عوض کے مالک بنا کر دیا جائے لہذا اگر عشر کی رقم مسجد میں دی تو عشر ادا نہیں ہو گا۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "زکاۃ کے مصارف 7 ہیں: فقیر، مسکین، عامل، رقاب، غلام، فی سبیل اللہ، ابن سبیل۔۔۔ جن لوگوں کو زکاۃ دینا ناجائز ہے انھیں اور بھی کوئی صدقہ واجبہ نذر و کفّارہ و فطرہ دینا جائز نہیں۔۔۔ جن لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا کہ انھیں زکاۃ دے سکتے ہیں، اُن سب کا فقیر ہونا شرط ہے، سوا عامل کے کہ اس کے لیے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن السبیل اگرچہ غنی ہو، اُس وقت حکم فقیر میں ہے، باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکاۃ نہیں دے سکتے۔"

(ملخص از: بہار شریعت جلد 1، حصہ 5، صفحہ 930 تا 938، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 شوال المکرم 1445ھ/21 اپریل 2024ء

فتویٰ نمبر: 1454

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

عشر کی رقم سے فلٹر پلانٹ کا بل ادا کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ گاؤں میں پانی کا پلانٹ لگا ہے جس کا پانی فری ہے ہر خاص و عام کے لیے کیا گندم کے عُشر سے اُس کا بل ادا ہو سکتا ہے؟

User ID: ظہیر تبسم عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عشر یا کسی بھی صدقہ واجبہ کی رقم سے فلٹر پلانٹ کا بل ادا نہیں کر سکتے کیونکہ صدقات واجبہ جیسے (نذر، کفارہ، فدیہ اور صدقہ فطر، عشر وغیرہ) کے ادا ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اسے کسی مسلمان، غیر ھاشمی، مستحقِ زکاۃ شخص کو بغیر عوض کے مالک بنا کر دیا جائے لہذا اگر عشر کی رقم سے فلٹر پلانٹ کا بل ادا کیا تو عشر ادا نہیں ہو گا۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”زکاۃ کے مصارف 7 ہیں: فقیر، مسکین، عامل، رقاب، غلام، فی سبیل اللہ، ابن سبیل۔۔۔ جن لوگوں کو زکاۃ دینا ناجائز ہے انھیں اور بھی کوئی صدقہ واجبہ نذر و کفّارہ و فطرہ دینا جائز نہیں ۔۔۔ جن لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا کہ انھیں زکاۃ دے سکتے ہیں، اُن سب کا فقیر ہونا شرط ہے، سوا عامل کے کہ اس کے لیے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن السبیل اگرچہ غنی ہو، اُس وقت حکم فقیر میں ہے، باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکاۃ نہیں دے سکتے۔“

(ملخص از: بہار شریعت جلد 1، حصہ 5، صفحہ 930 تا 938، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

1 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ / 9 مئی 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ طائف جانا اور مکہ المکرمہ سے واپسی پر عمرہ کیے بغیر وہاں سے آنا یعنی مقیات سے بھی احرام نہ باندھا اور حل و حرم میں بھی احرام نہ باندھا تو عمرہ ہی کرنا ہوگا یا دم کافی ہے۔

User ID: علی اکبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بغیر احرام حرم شریف میں داخل ہوئے تو دم دینا کافی نہیں عمرہ کرنا لازم ہے کیونکہ آفاقی کے لیے بغیر احرام مکہ میں داخل ہونا جائز نہیں اگر وہ داخل ہوتا ہے تو اس پر حج یا عمرہ لازم ہو جائے گا۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: ولا یجوز للآفاقی أن یدخل مکۃ بغیر إحرام نوی النسک أو لا، ولو دخلھا فعلیہ حجۃ أو عمرۃ، کذا فی محیط السرخسی فی باب دخول مکۃ بغیر إحرام. ترجمہ: اور آفاقی کے لیے جائز نہیں کہ وہ مکہ میں کسی حاجت کے لیے بغیر احرام کے داخل ہو قربانی کی نیت ہو یا نہ ہو اور اگر وہ اس میں داخل ہو گیا تو اس پر حج یا عمرہ لازم ہے ایسے ہی محیط السرخسی میں ہے مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونے کے باب میں۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب المناسک، الباب الثالث فی الاحرام، جلد 1، صفحہ 221، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

3 شعبان المعظم 1445ھ/ 14 فروری 2024ء

فتویٰ نمبر:
1456

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کہا جاتا ہے کہ عمرہ یا حج کے دوران غلاف کعبہ یا حجر اسود کو چومنے سے بچنا چاہیے کیوں اس میں عطر وغیرہ لگا ہوتا ہے جو حاجی کے جسم سے لگتا ہے اور عمرہ یا حج میں بندے کے لیے کوئی بھی خوشبو لگانا جائز نہیں کیا یہ درست ہے؟

User ID:معین زوہیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ حجر اسود یا غلاف کعبہ یا کسی بھی خوشبودار چیز کو چھونے اور بوسہ دینے سے بچنا چاہیے کیونکہ اگر انہیں چھونے یا بوسہ دینے کی صورت میں خوشبو زیادہ لگ گئی یا جسم کے کسی بڑے مکمل عضو پر لگ گئی تو دم دینا واجب ہے اور اگر خوشبو عضو کے تھوڑے حصے پر لگی یا کم خوشبو لگی تو صدقہ دینا واجب ہے۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”کسی شے میں خوشبو لگی تھی، اسے چھوا، اگر اس سے خوشبو چھوٹ کر بڑے عضوِ کامل کی قدر بدن کو لگی، تو دَم دے اور کم ہو، تو صدقہ اور کچھ نہیں، تو کچھ نہیں۔ مثلاً سنگِ اَسود شریف پر خوشبو ملی جاتی ہے، اگر بحالتِ احرام بوسہ لیتے میں بہت سی لگی، تو دَم دے اور تھوڑی سی، تو صدقہ۔“

(بہار شریعت، ج1، حصہ6، ص1164، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

1 ذو القعدۃ الحرام 1445ھ/9 مئی 2024ء

فتویٰ نمبر: 1457

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

سیدنا الیاس و خضر علیہما السلام کی حج میں ملاقات

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام کے بارے میں سنا ہے کہ وہ دنیا میں زندہ ہیں اور حج میں موجود ہوتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟

User ID: سہیل اکرم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ حضرت خضر و الیاس علیہما السلام ابھی تک زندہ ہیں کہ ان پر ابھی تک موت طاری ہی نہیں ہوئی اور دونوں ہستیاں حج میں تشریف فرما ہوتی ہیں، اور منی میں ایک دوسرے سے ملاقات فرماتے ہیں۔ فتاوی رضویہ میں ہے: یہ دونوں حضرات ان چار انبیاء میں ہیں جن کی وفات ابھی واقع ہی نہیں ہوئی، دو آسمان پر زندہ اٹھالئے گئے، سیدنا ادریس و سیدنا عیسٰی علیہما الصلوٰۃ والسلام۔ اور یہ دونوں زمین پر تشریف فرماہیں دریا سیدنا خضر علیہ السلام کے متعلق ہے اور خشکی سیدنا الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ دونوں صاحبان حج کو ہر سال تشریف لاتے ہیں، بعد حج آب زمزم شریف پیتے ہیں کہ وہی سال بھر تک ان کے کھانے پینے کو کفایت کرتا ہے۔
(فتاوی رضویہ، جلد 26، صفحہ 401، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

تاریخ ابن عساکر میں ہے: ایک روایت کے مطابق ہر سال حج کے موسم میں منیٰ کے مقام پر ملاقات کرتے، ایک دوسرے کا حلق فرماتے اور ان کلمات پر باہمی ملاقات ختم فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہِ مَا شَاءَ اللہُ لَا یَسُوقُ الْخَیْرَ اِلَّا اللہُ مَا شَاءَ اللہُ لَا یُصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا اللہُ مَا شَاءَ اللہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ یعنی اللہ پاک ہے، جو اللہ چاہے، بھلائی صرف اللہ لاتا ہے، جو اللہ چاہے، بُرائی کو صرف اللہ ٹالتا ہے، جو اللہ چاہے، نیکی کی طاقت صرف اللہ کی توفیق سے ہے۔
(تاریخ ابن عساکر، جلد 9، صفحہ 211)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 17 مئی 2024ء

فتویٰ نمبر: 1458

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

حالت احرام میں ٹشو، کپڑے سے ناک صاف کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ احرام کی حالت میں زکام ہو جائے تو کیا ٹشو پیپر وغیرہ سے ناک صاف کر سکتے ہیں؟

User ID: محمد سفیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ احرام کی حالت میں زکام ہو جائے تو کپڑے یا ٹشو پیپر سے اسے صاف نہیں کر سکتے، ایسے موقع پر کپڑا ناک سے دور رکھتے ہوئے کچھ قریب کر کے اس میں ناک صاف کر لیا جائے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ویتقی ستر الرأس والوجہ ولا یغطی فاہ ولا ذقنہ ولا بأس بأن یضع یدہ علی أنفہ کذا فی البحر الرائق یعنی محرم سر اور چہرے کو چھپانے سے بچے اور وہ اپنے منہ اور ٹھوڑی کو نہ چھپائے اور اس میں حرج نہیں کہ وہ اپنا ہاتھ اپنے ناک پر رکھے ایسا ہی بحر الرائق میں ہے۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الحج، الباب الثامن فی الجنایات، الباب الرابع فیما یفعلہ المحرم بعد الاحرام، جلد 1، صفحہ 224، دار الکتب)

درر الحکام میں ہے: ولا بأس أن یضع یدہ علی أنفہ دون ثوب کذا فی الفتح. ترجمہ: اور اس میں حرج نہیں کہ وہ اپنا ہاتھ اپنے ناک پر رکھے نہ کہ کپڑا ایسا ہی فتح میں ہے۔

(منلا خسرو، درر الحکام شرح غرر الأحکام، کتاب الحج، باب الجنایات فی الحج، جلد 1، صفحہ 241،)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 07 جون 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ   وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فتویٰ نمبر: 1459

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سر پر بال نہ ہوں تو حلق کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کسی شخص کے سر کے بال نہ ہوں تو وہ عمرے میں یا حج میں بال کاٹنے کا کیا طریقہ اپنائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: مشال خان

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ پھر بھی اس کا اپنے سر پر استرا پھیرنا لازمی ہے جبکہ کوئی عذر نہ ہو۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: واذا جاء وقت الحلق ولم يكن على راسه شعربان حلق قبل ذلك او بسبب آخر ذكر في الاصل انه يجري الموسى على راسه لانه لو كان على راسه شعر كان الماخوذ عليه اجراء الموسى و ازالة الشعر فما عجز عنه سقط و ما لم يعجز عنه يلزمه ثم اختلف المشائخ في اجراء الموسى انه واجب او مستحب والاصح انه واجب هكذا في المحيط ترجمہ: اور جب حلق کا وقت آ جائے اور اس کے سر پر بال نہ ہوں وہ اس طرح کہ اس نے پہلے ہی حلق کروایا ہو یا کسی اور سبب سے تو اس بارے میں اصل میں ذکر کیا گیا کہ وہ اپنے سر پر استرا پھیرے گا اس لیے کہ اگر اس کے سر پر بال ہوں تو اس پر لازم ہے کہ سر پر استرا پھیرے اور بالوں کو زائل کرے پس جو اس سے عاجز آ جائے تو یہ ساقط ہو جائے گا اور جو اس سے عاجز نہ ہو اس پر یہ لازم ہو گا پھر مشائخ نے استرا پھیرنے کے حوالے سے اختلاف کیا کہ یہ واجب ہے یا مستحب ہے اور اصح یہ ہے کہ یہ واجب ہے۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الخامس في کیفیۃ اداء الحج، جلد 1، صفحہ 231، دار الکتب)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جس کے سر پر بال نہ ہوں اُسے اُسترہ پھروانا واجب ہے اور اگر بال ہیں مگر سر میں پھُڑیاں ہیں جن کی وجہ سے مونڈا نہیں سکتا اور بال اتنے بڑے بھی نہیں کہ کتروائے تو اس عُذر کے سبب اُس سے مونڈانا اور کتروانا ساقط ہو گیا۔ اُسے بھی مونڈانے والوں، کتروانے والوں کی طرح سب چیزیں حلال ہو گئیں مگر بہتر یہ ہے کہ ایامِ نحر کے ختم ہونے تک بدستور رہے۔

(بہار شریعت جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1149، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 14 جون 2024ء

فتویٰ نمبر: 1460

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کسی نے اپنی بیوی کو بالکل اکیلے میں طلاق دی کسی ایک شخص نے بھی نہیں سنا تو کیا طلاق ہو جائے گی؟

User ID:ماہر القادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ طلاق بالکل اکیلے میں اتنی آواز سے دی کہ خود اپنے کان سن سکیں تو بھی واقع ہو جاتی ہے کسی اور شخص کا سننا ضروری نہیں۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "شوہر اول طلاق دینے کا مقر (اقرار کرتا) ہے، مگر عذر صرف یہ کرتا ہے کہ طلاق خفیہ دی، چار اشخاص کے سامنے نہ دی، لہٰذا اپنی جہالت سے طلاق نہ ہونا سمجھتا ہے، اگر ایسا ہے، تو اس کا دعوی غلط باطل ہے، طلاق بالکل تنہائی میں دے، جب بھی ہو جاتی ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 12، صفحہ 366، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 شوال المکرم 1445ھ/21 اپریل 2024ء

فتویٰ نمبر: 1461

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ شوہر کسی دوسرے شہر میں رہتا ہو بیوی کے حقوق بھی ادا نہ کرتا ہو اور طلاق بھی نہ دیتا ہو تو کیا حکم ہے؟

User ID: علامہ احمد فیضی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اس طرح بیوی کو لٹکائے رکھنا اور اس کے حقوق ادا نہ کرنا ناجائز و گناہ ہے کیونکہ شریعت مطہرہ کا حکم یہ ہے کہ یا تو بیوی کو اچھے طریقے سے پاس رکھیں یا اچھے طریقے سے چھوڑ دیں لہذا حتی الامکان کوشش کی جائے کہ شوہر کو سمجھایا جائے کہ وہ بیوی کے حقوق ادا کرے اور اچھے طریقے سے رکھے اگر پھر بھی بہتری کی کوئی صورت نظر نہ آئے تو اچھے طریقے سے چھوڑ دے۔ (اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِیۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ) ترجمہ کنزالایمان: "یہ طلاق دو بار تک ہے، پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔" (پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 229)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "بالجملہ عورت کو نان ونفقہ دینا بھی واجب اور رہنے کو مکان دینا بھی واجب اور گاہ گاہ اس سے جماع کرنا بھی واجب، جس میں اسے پریشان نظری نہ پیدا ہو اور اسے معلقہ کر دینا حرام اور بے اس کے اذن و رضا کے چار مہینے تک ترکِ جماع بلاعذر صحیح شرعی ناجائز۔"
(فتاوی رضویہ، جلد 13، صفحہ 446، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

کتاب الاختیار لتعلیل المختار میں طلاق کی احسن صورت کے متعلق ہے: "احسنه ان يطلقها واحدة فی طهر لا جماع فيه ويتركها حتى تنقضی عدتها لما روی عن ابراهيم النخعی" یعنی طلاقِ احسن یہ ہے کہ شوہر نے جس طہر میں وطی نہ کی ہو، اُس میں ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑے رہے یہاں تک کہ عدت گزر جائے اس وجہ سے جو حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

(کتاب الاختیار لتعلیل المختار، جلد 2، حصہ 2، صفحہ 151، مطبوعہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 18 مئی 2024ء

فتویٰ نمبر: 1462

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ 65 سال کی بوڑھی عورت کیا اپنی عدت کے دوران اپنے گھر سے اپنے بھائی کے گھر جا کر اعتکاف کر سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: عبداللہ بہادر

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ دوران عدت اپنے گھر سے نکل کر بھائی یا کسی کے گھر جا کر اعتکاف کرنا عورت کے لیے جائز نہیں کیونکہ عورت چاہے بوڑھی ہو یا جوان اس پر اپنے شوہر کے گھر عدت گزانا واجب ہے بلا ضرورت شرعی اس گھر سے نکل کر کہیں اور نہیں جا سکتی۔ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ وَ لَا یَخْرُجْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: تم عورتوں کو (ان کی عدت میں) ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں۔

(القرآن الکریم، پارہ 28، سورۃ الطلاق، آیت: 1)

رد المحتار علی الدر المختار میں ہے: "لا تخرج المعتدۃ عن طلاق، أو موت إلا لضرورۃ" ترجمہ: طلاق کی عدت یا شوہر کی وفات کی عدت گزارنے والی عورت، سوائے (کسی شرعی) ضرورت کے، گھر سے نہیں نکلے گی۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 5، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، صفحہ 229، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: موت یا فرقت (علیحدگی) کے وقت جس مکان میں عورت کی سکونت (رہائش) تھی اُسی مکان میں عدت پوری کرے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جا سکتی اس سے مراد یہی گھر ہے اور اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں بھی سکونت نہیں کر سکتی مگر بضرورت۔

(بہار شریعت جلد 2، حصہ 8، صفحہ 247، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

30 شوال المکرم 1445ھ/9 مئی 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

فتویٰ نمبر: 1463

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

حلالے کی نیت سے نکاح کیا تو نکاح کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ حلالے کی نیت نکاح کیا تو کیا نکاح منعقد ہو گا نہیں؟

User ID: منیب احمد صدیقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نکاح میں طلاق دینے کی شرط نہ رکھی یا مقررہ وقت کے لیے نکاح نہ کیا اور نہ ہی حلالہ کی شرط پر نکاح کیا بس دل میں ہی حلالے کی نیت ہو تو نکاح درست ہے حلالہ ہو جائے گا بلکہ اچھی نیت کے سبب مستحق اجر و ثواب ہو گا۔ درمختار میں ہے: (کرہ) التزوج للثانی (تحریما) لحدیث لعن اللہ المحلل والمحلل له (بشرط التحلیل) کتزوجتك علی ان احللك (اما اذا اضمرا ذلك لا) یکرہ (وکان) الرجل (ماجورا) لقصد الاصلاح ترجمہ: حلالہ کی شرط پر نکاح کرنا کہ میں اس شرط پر تجھ سے نکاح کرتا ہوں کہ تجھے طلاق دے کر حلال کردوں گا دوسرے شخص کا نکاح مکروہِ تحریمہ ہے لیکن دونوں نے اگر دل میں حلالہ کی نیت کی تو مکروہ نہیں، اس صورت میں دوسرا شخص اصلاح کی غرض سے نکاح کرنے پر اجر کر مستحق ہو گا۔

(درمختار، جلد3، صفحہ 415، دارالفکر بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: شرط اور چیز ہے اور قصد اور چیز شرط تو یہ کہ عقد نکاح میں یہ شرط لگالے یہ ناجائز و گناہ ہے اور حدیث میں ایسے حلالہ کرنے والے پر لعنت آئی ہے اور قصد یہ کہ دل میں اس کا ارادہ ہو مگر شرط نہ کی جائے تو یہ جائز ہے بلکہ اس پر اجر کی امید ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد12 صفحہ 409، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 شعبان المعظم 1445ھ/1 مارچ 2024ء

فتویٰ نمبر:
1464

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

ولیمہ نہ کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ولیمہ نہ کیا جائے تو کیا گنہگار ہوں گے؟

User ID:محمد نعیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ولیمہ کرنا سنت مستحبہ ہے یعنی کر لیا تو ثواب نہ کیا تو گناہ نہیں جبکہ اسے حق جانتے ہوں۔ ولیمہ کے سنت مستحبہ ہونے کے بارے میں سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”ولیمہ بعد نکاح سنت ہے، اس میں صیغہ امر بھی وارد ہے، عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا: ”اولم ولو بشاۃ“ ولیمہ کر اگرچہ ایک ہی دنبہ یا اگرچہ ایک دنبہ۔ دونوں معنی محتمل ہیں اور اول اظہر، تارکان سنت ہیں، مگر یہ سنن مستحبہ سے ہے، تارک گناہ گار نہ ہو گا اگر اسے حق جانے۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 278، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

30 شوال المکرم 1445ھ / 9 مئی 2024ء

فتویٰ نمبر: 1465

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

بکری کا ایک تھن خشک ہو تو قربانی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بکری کا ایک تھن خشک ہو گیا ہو اس سے دودھ نہ آتا ہو تو کیا اس کی قربانی ہو سکتی ہے؟

User ID:عبداللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایسی بکری کی قربانی جائز نہیں کیونکہ بکری میں ایک تھن اور گائے، بھینس میں دو تھن خشک ہونا جانور میں ایسا عیب ہے جس سے قربانی جائز نہیں ہوتی۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جس کے تھن کٹے ہوں یا خشک ہوں اوس (اس) کی قربانی ناجائز ہے بکری میں ایک کا خشک ہونا ناجائز ہونے کے لیے کافی ہے اور گائے بھینس میں دو خشک ہوں تو ناجائز ہے۔ (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 441، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 18 مئی 2024ء

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ قربانی واجب ہونے کی کیاشرائط ہیں؟

User ID: علامہ احمد فیضی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ قربانی واجب ہونے کی 4 شرائط ہیں۔(1) مسلمان ہونا(2) مقیم ہونا(3) مالک نصاب ہونا(4) آزاد ہونا۔ان کی وضاحت کرتے ہوئے صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں :قربانی واجب ہونے کی شرائط یہ ہیں: 1: اسلام یعنی غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں۔2: اقامت یعنی مقیم ہونا، مسافرپر واجب نہیں، 3: تونگری یعنی مالک نصاب ہونا یہاں مالداری سے مراد وہی ہے جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے وہ مراد نہیں جس سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔4: حریت یعنی آزاد ہونا جو آزاد نہ ہو اس پر قربانی واجب نہیں کہ غلام کے پاس مال ہی نہیں لہٰذا عبادت مالیہ اوس پر واجب نہیں۔ مرد ہونا اس کے لیے شرط نہیں۔ عورتوں پر واجب ہوتی ہے جس طرح مردوں پر واجب ہوتی ہے اس کے لیے بلوغ شرط ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور نابالغ پر واجب ہے تو آیا خود اوس(اس) کے مال سے قربانی کی جائے گی یا اوس(اس) کا باپ اپنے مال سے قربانی کرے گا۔ ظاہر الروایۃ یہ ہے کہ نہ خود نابالغ پر واجب ہے اور نہ اوس (اس) کی طرف سے اوس (اس) کے باپ پر واجب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد3، حصہ 15، صفحہ 332، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 17 مئی 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

فتویٰ نمبر: 1467

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

نشاندہی کے لیے جانور کے چمڑے کو کاٹنا اور اس کی قربانی

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جانوروں کی نشاندہی کے لیے جانوروں کے چمڑے پر لکھائی کرتے ہیں جس سے چمڑا کٹ جاتا ہے کیا اس سے قربانی ہو جائے گی؟

User ID: علامہ احمد فیضی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایسے جانور کی قربانی کراہت کے ساتھ جائز ہے کیونکہ یہ بڑا عیب نہیں کہ جس سے قربانی ہی نہ ہو البتہ بہتر ہے کہ قربانی میں ایسا جانور ذبح کیا جائے جو بالکل چھوٹے بڑے عیب سے بری ہو کیونکہ قربانی کے جانور میں اگر تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی مکروہ ہوگی اور زیادہ عیب ہو تو قربانی ہی نہیں ہو گی البتہ اس طرح جانور کے چمڑے کو نشاندہی کے لیے کاٹنا شرعا درست نہیں ہوگا کہ یہ جانور کو بلاوجہ شرعی تکلیف دینا ہے جس کی شرعا اجازت نہیں لہذا نشاندہی کے لیے کوئی اور طریقہ اپنایا جائے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہیے اور تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہو گی اور زیادہ عیب ہو تو ہو گی ہی نہیں۔ (بہار شریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ363، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ ایک اور جگہ لکھتے ہیں: یہ بھی ضرور ہے کہ بلاوجہ جانور کو نہ مارے اور سر یا چہرہ پر کسی حالت میں ہرگز نہ مارے کہ یہ بالاجماع ناجائز ہے۔ جانور پر ظلم کرنا ذمی کافر پر ظلم کرنے سے زیادہ برا ہے اور ذمی پر ظلم کرنا مسلم پر ظلم کرنے سے بھی برا کیونکہ جانور کا کوئی معین و مددگار اللہ (عزوجل) کے سوا نہیں اس غریب کو اس ظلم سے کون بچائے۔

(بہار شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ340، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 17 مئی 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میں سعودی عرب میں ہوں میرا قربانی کا جانور پاکستان میں ذبح ہو گا سعودی عرب میں عید الاضحی ہو اسی دن پاکستان میں عید الاضحی نہ ہو تو کیا جانور ذبح کر سکتے ہیں؟ یا پاکستان میں عید الاضحی ہونا ضروری ہے؟

User ID: علامہ احمد فیضی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر پاکستان میں عید نہ ہو تو قربانی نہیں کر سکتے کیونکہ قربانی کے وجوب ادا کا سبب قربانی کے وقت کا پایا جانا ہے لہذا قربانی کے وکیل اور مؤکل دونوں کے ہاں قربانی کا وقت پایا جانا ضروری ہے ورنہ قربانی نہیں ہو گی۔ در مختار میں ہے: و سببھا الوقت و ھو ایام النحر ترجمہ:- اور قربانی کے واجب ہونے کا سبب وقت ہے اور وہ ایام نحر کا وقت ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، ج9، ص520، مطبوعہ پشاور)

بدائع الصنائع میں ہے: وأما وقت الوجوب فأيام النحر فلا تجب قبل دخول الوقت؛ لأن الواجبات المؤقتة لا تجب قبل أوقاتها كالصلاة والصوم ونحوهما، وأيام النحر ثلاثة: يوم الأضحى — وهو اليوم العاشر من ذي الحجة — والحادي عشر، والثاني عشر وذلك بعد طلوع الفجر من اليوم الأول إلى غروب الشمس من الثاني عشر ترجمہ:- بہر حال وجوب قربانی کا وقت وہ ایام نحر ہیں پس وقت داخل ہونے سے پہلے قربانی واجب نہیں ہو گی، کیونکہ واجبات موقتہ مقررہ اوقات سے پہلے واجب نہیں ہوتے، جیسے نماز روزہ وغیرہ اور ایام نحر تین دن ہیں اور یہ دس، گیارہ اور بارہ ذوالحجہ ہیں اور یہ دس ذوالحجہ کی طلوع فجر سے لیکر بارہ ذوالحجہ کی غروب آفتاب تک ہیں۔ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج5، ص62، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "قربانی واجب ہونے کا سبب وقت ہے، جب وہ وقت آیا اور شرائط وجوب پائے گئے، قربانی واجب ہو گئی"۔ (بہار شریعت، جلد3، حصہ 15، ص333 مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 07 جون 2024ء

فتویٰ نمبر: 1469

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

اپنا پیشاب پینے والے بکرے کی قربانی حکم

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جو بکرا اپنا پیشاب پیتا ہو اس کی قربانی کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منیر عطاری User ID:

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایسے جانور کو جلالہ کہتے ہیں اگر اس کے گوشت میں بدبو ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں ہاں اگر اسے باندھ کر رکھا جائے کہ گندگی پیشاب وغیرہ نہ کھائے یہاں تک کہ اس کے گوشت سے بدبو ختم ہو جائے تو قربانی جائز ہے۔ جامع ترمذی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ و البانھا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ (گندگی کھانے والے جانور) اور اس کا دودھ کھانے سے منع فرمایا۔

(" جامع الترمذي "، کتاب الأطعمۃ، باب ماجاء في أکل لحوم الجلالۃ وألبانھا، الحدیث: ۱۸۳۱، ج۳، ص۳۲۴۔)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی لکھتے ہیں: جلالہ جو صرف غلیظ کھاتا ہو ان سب کی قربانی ناجائز ہے۔

(بہار شریعت، جلد3، حصہ 15، صفحہ 343، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں: بعض گائیں، بکریاں غلیظ کھانے لگتی ہیں ان کو جلالہ کہتے ہیں اس کے بدن اور گوشت وغیرہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے اس کو کئی دن تک باندھ رکھیں کہ نجاست نہ کھانے پائے جب بدبو جاتی رہے ذبح کر کے کھائیں۔۔۔ بکرا جو خصی نہیں ہوتا وہ اکثر پیشاب پینے کا عادی ہوتا ہے اور اوس میں ایسی سخت بدبو پیدا ہو جاتی ہے کہ جس راستہ سے گزرتا ہے وہ راستہ کچھ دیر کے لیے بدبودار ہو جاتا ہے اس کا بھی حکم وہی ہے جو جلالہ کا ہے کہ اگر اس کے گوشت سے بدبو دفع ہو گئی تو کھا سکتے ہیں ورنہ مکروہ وممنوع۔

(بہارِ شریعت، جلد3، حصہ 15، صفحہ 327، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 07 جون 2024ء

فتویٰ نمبر: 1470

فقیر سے قربانی کا جانور چوری ہو گیا تو قربانی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ فقیر نے قربانی کا جانور خریدا اور گم ہو گیا تو کیا حکم ہے؟ کیا وہ دوبارہ جانور لے کر قربانی کرے گا؟

User ID: مدینہ مدینہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ فقیر پر دوبارہ نیا جانور لے کر قربانی کرنا واجب نہیں۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: قربانی کا جانور مر گیا تو غنی (یعنی صاحبِ نصاب) پر لازم ہے کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے اور فقیر کے ذمّے دوسرا جانور واجب نہیں اور اگر قربانی کا جانور گُم ہو گیا یا چوری ہو گیا اور اس کی جگہ دوسرا جانور خرید لیا اب وہ مل گیا تو غنی کو اختیار ہے کہ دونوں میں جس ایک کو چاہے قربانی کرے اور فقیر پر واجب ہے کہ دونوں کی قربانیاں کرے مگر غنی نے اگر پہلے جانور کی قربانی کی تو اگرچِہ اُس کی قیمت دوسرے سے کم ہو کوئی حرَج نہیں اور اگر دوسرے کی قربانی کی اور اس کی قیمت پہلے سے کم ہے تو جتنی کمی ہے اتنی رقم صدَقہ کرے۔ ہاں اگر پہلے کو بھی قربان کر دیا تو اب وہ تصدُّق (یعنی صدَقہ کرنا) واجِب نہ رہا۔

(بہارِ شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 342، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 14 جون 2024ء

فتویٰ نمبر:
1471

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

بکرے کی عمر سال ہو لیکن دوندانہ ہو تو قربانی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بکرے کی عمر ایک سال ہے لیکن دوندا نہیں ہے تو کیا اس کی قربانی کر سکتے ہیں؟

User ID: بلال مختار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایسے جانور کی قربانی ہو جائے گی کیونکہ قربانی کے جانور میں عمر کا پورا ہونا ضروری ہے، دانت نکلنا ضروری نہیں۔ چنانچہ مفتی جلال الدین امجدی علیہ رحمۃ القوی ارشاد فرماتے ہیں: "قربانی کے بکرے کی عمر سال بھر ہونا ضروری ہے، دانت نکلنا ضروری نہیں، لہذا بکرا اگر واقعی سال بھر کا ہے، تو اس کی قربانی جائز ہے، اگرچہ اس کے دانت نہ نکلے ہوں۔

(فتاوی فیض الرسول، جلد 2، صفحہ 456، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 14 جون 2024ء

فتویٰ نمبر: 1472

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

گائے کے شرکاء میں کسی کی صرف گوشت کی نیت ہو تو قربانی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ قربانی کے بڑے جانور میں اگر کوئی صرف گوشت کے لیے اپنا ایک حصہ رکھے تو کیا قربانی ہو جائے گی؟

User ID: مہرو قاص کھوکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر کسی ایک کی بھی نیت گوشت حاصل کرنے کے لیے ہو تو کسی کی بھی قربانی جائز نہیں ہو گی کیونکہ بڑے جانور کی قربانی درست ہونے کے لیے سب شرکا کی نیت تقرب یعنی ثواب حاصل کرنے کی نیت ہونا شرط ہے، چنانچہ علامہ ابنِ عابدین شامی علیہ الرحمہ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: ”قد علم ان الشرط قصد القربۃ من الکل“ ترجمہ: یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ بڑے جانور میں شرکت کے لیے سب کی طرف سے تقرب کی نیت ہونا شرط ہے۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الاضحیہ، جلد 9، صفحہ 540، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی ہندیہ میں ہے: لا یشارک المضحی فیما یحتمل الشرکۃ من لا یرید القربۃ راسا فان شارک لم یجز عن الاضحیۃ ترجمہ: اور قربانی کرنے والا وہاں اپنا حصہ نہ ملائے جہاں ایسی شرکت کا بھی احتمال ہو جو ثواب کی نیت بالکل بھی نہیں رکھتا پس اگر وہ شریک ہو گیا تو قربانی جائز نہیں ہو گی۔

(مجموعۃ من المؤلفین، الفتاوی الھندیۃ، جلد 5، صفحہ 304، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 14 جون 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ — وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فتویٰ نمبر:
1473

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

چھ ماہ کے دنبے کی قربانی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میں نے دنبہ لیا تھا ابھی اس کی عمر ساڑھے چھ مہینے کے قریب ہے تو کیا اس سال وہ قربانی کے لیے جائز ہے؟

User ID: مشال خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر دنبہ ایسا فربہ ہو کہ اگر اسے سال بھر والے دنبوں میں شامل کیا جائے تو سال کا لگے تو اس کی قربانی کر سکتے ہیں ورنہ نہیں کیونکہ دنبے یا بھیڑ کے چھ ماہ کے بچے کا اتنا بڑا ہونا ضروری ہے کہ اگر سال والے جانوروں میں ملایا جائے، تو سال بھر کا لگے، تو اس کی قربانی جائز ہے یہاں یہ یاد رہے کہ یہ حکم صرف دنبے یا بھیڑ کے بچے کے متعلق ہے بکرے، بکری کا یہ حکم نہیں وہاں ایک سال عمر ہونا بہر صورت لازمی ہے۔ محیط برہانی میں ہے: " الجذع من الضان اذا کان عظیما، ومعناہ انہ اذا اختلط مع الثنان یظن الناظر الیہ انہ ثنی "

ترجمہ: بھیڑ، دنبے کا چھ ماہ کا بچہ بڑا ہو، اس سے مراد یہ ہے کہ جب اسے سال بھر والوں کے ساتھ ملا دیا جائے، تو دیکھنے والا دوندا (سال بھر کا) ہی گمان کرے"۔

(محیط برہانی، کتاب الاضحیہ، فصل الخامس فی بیان مایجوز فی الضحایا ومالا یجوز، جلد 6، صفحہ 478، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 14 جون 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک شخص مرغی اور بکرے کی آنتیں تلائی کر کے کھلاتا ہے کیا وہ کھا سکتے ہیں؟

User ID: مشال خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نہیں کھا سکتے کیونکہ آنتوں کا کھانا مکروہِ تحریمی ہے، چنانچہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان رَحِمَہُ اللہ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "اب فقیر متوکلا علی اللہ کوئی محل شک نہیں جانتا کہ دُبر یعنی پاخانے کا مقام، کرش یعنی اوجھڑی، امعاء یعنی آنتیں بھی اس حکم کراہت میں داخل ہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 20، صفحہ 238، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 14 جون 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا قربانی کے جانور میں سات سال سے چھوٹے بچے کا حصہ شامل کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: محراب علی

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نابالغ پر قربانی واجب نہیں ہوتی کیونکہ قربانی کی شرائط میں سے بالغ ہونا بھی ہے البتہ نابالغ کی طرف سے قربانی کرنا اچھا عمل ہے کر سکتے اور اس کا حصہ بھی بڑے جانور میں رکھ سکتے ہیں کوئی حرج نہیں قربانی ہو جائے گی۔ فتاوی رضویہ شریف میں ہے: اولاد صغار کی طرف سے قربانی اپنے مال سے کرنا واجب نہیں ہاں مستحب ہے اور قربانی جس پر واجب ہے اس پر ایک ہی واجب ہے زیادہ نفل ہے چاہے ہزار جانور قربانی کرے گا ثواب ہے نہ کرے گا کچھ مواخذہ نہیں "فی الدر المختار تجب التضحية عن نفسه لاعن طفله على الظاهر بخلاف الفطرة، شاة او سبع بدنه ملتقطا وفی الخانیۃ فی ظاهر الرواية يستحب ولا يجب بخلاف صدقة الفطر والفتویٰ على ظاهر الرواية" در مختار میں ہے قربانی خود اپنے طرف سے واجب ہے نابالغ اولاد کی طرف سے اس پر واجب نہیں بخلاف فطرانہ کے۔ قربانی کے لئے بکری یا اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ واجب ہے اور خانیہ میں ہے کہ ظاہر روایت یہ ہے کہ نابالغ کی طرف سے مستحب ہے واجب نہیں بخلاف صدقہ فطرہ کے اور فتویٰ ظاہر روایۃ پر ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد20، صفحہ454، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بالغ لڑکوں یا بی بی کی طرف سے قربانی کرنا چاہتا ہے تو اون سے اجازت حاصل کرے بغیر اون کے کہے اگر کر دی تو اون کی طرف سے واجب ادا نہ ہوا اور نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجب نہیں ہے مگر کر دینا بہتر ہے۔

(بہار شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ336، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ذو القعدۃ الحرام 1445ھ 14 جون 2024ء

قرض لے کر قربانی کرنے کا حکم

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ کیا ادھار لے کر بھی قربانی کر سکتے ہیں؟

User ID: محراب علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر قربانی واجب نہیں تو قرض لے کر قربانی کرنا جائز ہے لیکن قرض لے کر قربانی کرنا ضروری نہیں بلکہ اس صورت میں قرض نہ لینا ہی بہتر ہے کہ بلا ضرورت قرض لینا بھی منع ہے اور اگر قربانی واجب ہو، لیکن پیسے نہیں تو قرض لے کر قربانی کرنا ہو گی۔ فتاوی امجدیہ میں ہے: ”اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قَرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے۔“

(فتاوٰی امجدیہ، جلد 3، صفحہ 315، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 14 جون 2024ء

فتویٰ نمبر: 1477

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

صرف ایک تولہ سونا ملکیت ہو تو قربانی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ قربانی کے ایام میں صرف ایک تولہ سونا ہو اتنے پیسے نہ ہوں کہ قربانی واجب ہو تو کیا قربانی واجب ہو گی؟

User ID: محمد احسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ قربانی کے دنوں میں سونے کے ساتھ چاندی ہو یا حاجات اصلیہ (یعنی وہ چیزیں جن کی انسان کو حاجت رہتی ہے، جیسے رہائش گاہ، خانہ داری کے وہ سامان جن کی حاجت ہو، سواری اور پہننے کے کپڑے وغیرہ ضروریاتِ زندگی) سے زائد سامان وغیرہ ہو اگرچہ چند روپے کا ہو تو قربانی واجب ہو گی کیونکہ اس کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی جتنی بن جائے گی اور یہ قربانی کا نصاب ہے اور اگر صرف سونا ہی ہو اور حاجات اصلیہ سے زائد سامان یا پیسے وغیرہ کچھ بھی نہ ہو تو قربانی واجب نہیں ہو گی کیونکہ صرف سونا ہو تو اس کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے اس سے کم میں قربانی واجب نہیں۔ بدائع الصنائع میں ہے: ''فلا بد من اعتبار الغنی وھو أن یکون فی ملکہ مائتا درھم أو عشرون دینارا أو شیء تبلغ قیمتہ ذلک سوی مسکنہ وما یتأثث بہ وکسوتہ وخادمہ وفرسہ وسلاحہ وما لا یستغنی عنہ وھو نصاب صدقۃ الفطر'' ترجمہ: (قربانی میں) مالداری کا اعتبار ہونا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ملکیت میں دو سو درہم (ساڑھے باون تولہ چاندی) یا بیس دینار (ساڑھے سات تولہ سونا) ہوں یا رہائش، خانہ داری کے سامان، کپڑے، خادم، گھوڑا، ہتھیار اور وہ اشیاء جن کے بغیر گزارہ نہ ہو، ان کے علاوہ کوئی ایسی چیز ہو، جو اس (دو سو درہم یا بیس دینار) کی قیمت کو پہنچتی ہو اور یہ ہی صدقہ فطر کا نصاب ہے۔

(بدائع الصنائع، کتاب التضحیۃ، جلد 4، صفحہ 196، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ذو القعدۃ الحرام 1445ھ 14 جون 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتویٰ نمبر: 1478

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ انگوٹھی کے نگ پر کیا اپنا نام لکھوا سکتے ہیں؟

User ID: محمد خضر عباس ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ انگوٹھی کے نگ پر کوئی بھی نام لکھوانا جائز ہے البتہ مقدس الفاظ جیسے اللہ ، محمد وغیرہ لکھوائے تو ادب ملحوظ خاطر رکھنا ہو گا ہاں محمد رسول اللہ یہ والی عبارت نہیں لکھوا سکتے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی مبارک پر یہ عبارت درج تھی اور حضور ﷺ نے یہ عبارت انگوٹھی پر نقش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: انگوٹھی پر اپنا نام کندہ کراسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور حضور (ﷺ) کا نام پاک بھی کندہ کراسکتا ہے، مگر "محمد رسول اللہ "یعنی یہ عبارت کندہ نہ کرائے کہ یہ حضور (ﷺ) کی انگشتری پر تین سطروں میں کندہ تھی، پہلی سطر محمد (ﷺ)، دوسری رسول، تیسری اسم جلالت اور حضور (ﷺ) نے فرمادیا تھا کہ کوئی دوسرا شخص اپنی انگوٹھی پر یہ نقش کندہ نہ کرائے۔ نگینہ پر انسان یا کسی جانور کی تصویر کندہ نہ کرائے۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 430، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 شعبان المعظم 1445ھ / 22 فروری 2024ء

فتویٰ نمبر: 1479

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ عورت کا جانجھن پہننا کیسا؟

User ID: محمد ابراہیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ گھنگرو والا زیور پہننا جس سے آواز غیر محرم سنیں منع ہے نہیں پہن سکتیں۔ ایسے زیور جن کی آواز غیر محرم سنیں پہننے والیوں سے متعلق ایک حدیث میں ارشاد ہوتا ہے: اللہ پاک، باجے دار جھانجن کی آواز کو ایسے ہی ناپسند فرماتا ہے جس طرح غناء کی آواز کو ناپسند فرماتا ہے اور اس کا حشر جو ایسے زیور پہنتی ہو ویسا ہی کرے گا جیسا کہ مزامیر والوں کا ہوگا، کوئی عورت باجے دار جھانجن نہیں پہنتی مگر یہ کہ اس پر لعنت برستی ہے۔ (کنزالعمال، جلد16، صفحہ164، رقم45063)

اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ، بجنے والے زیور کے استعمال کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: بجنے والا زیور عورت کے لئے اس حالت میں جائز ہے کہ نامحرموں مثلاً خالہ ماموں چچا پھوپھی کے بیٹوں، جیٹھ، دیور، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو نہ اس کے زیور کی جھنکار (یعنی بجنے کی آواز) نامحرم تک پہنچے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر۔۔۔ الخ (پ۱۸، النور: ۳۱) اور فرماتا ہے: وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ۔ ترجَمۂ کنزالایمان: زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار۔ (پ۱۸، النور: ۳۱) فائدہ: یہ آیتِ کریمہ جس طرح نامحرم کو گہنے (یعنی زیور) کی آواز پہنچنا منع فرماتی ہے یونہی جب آواز نہ پہنچے (تو) اس کا پہننا عورتوں کے لئے جائز بتاتی ہے کہ دھمک کر پاؤں رکھنے کو منع فرمایا نہ کہ پہننے کو۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد22، صفحہ127-128، مُلَخَّصاً)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 شعبان المعظم 1445ھ/1مارچ2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتویٰ نمبر: 1479

آن لائن

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ عورت کا جانجھن پہننا کیسا؟

User ID:محمد ابراہیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ گھنگرو والا زیور پہننا جس سے آواز غیر محرم سنیں منع ہے نہیں پہن سکتیں۔ ایسے زیور جن کی آواز غیر محرم سنیں پہننے والیوں سے متعلق ایک حدیث میں ارشاد ہوتا ہے: اللہ پاک، باجے دار جھانجن کی آواز کو ایسے ہی ناپسند فرماتا ہے جس طرح غناء کی آواز کو ناپسند فرماتا ہے اور اس کا حشر جو ایسے زیور پہنتی ہو ویسا ہی کرے گا جیسا کہ مزامیر والوں کا ہوگا، کوئی عورت باجے دار جھانجن نہیں پہنتی مگر یہ کہ اس پر لعنت برستی ہے۔

(کنز العمال، جلد16، صفحہ164، رقم45063)

اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ، بجنے والے زیور کے استعمال کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: بجنے والا زیور عورت کے لئے اس حالت میں جائز ہے کہ نامحرموں مثلاً خالہ ماموں چچا پھوپھی کے بیٹوں، جیٹھ، دیور، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو نہ اس کے زیور کی جھنکار (یعنی بجنے کی آواز) نامحرم تک پہنچے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا لِبُعُوۡلَتِہِنَّ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر۔۔۔ الخ (پ۱۸، النور: ۳۱) اور فرماتا ہے: وَلَا یَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِہِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِہِنَّ۔ ترجَمۂ کنزالایمان: زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار۔ (پ۱۸، النور: ۳۱) فائدہ: یہ آیتِ کریمہ جس طرح نامحرم کو گہنے (یعنی زیور) کی آواز پہنچنا منع فرماتی ہے یونہی جب آواز نہ پہنچے (تو) اس کا پہننا عورتوں کے لئے جائز بتاتی ہے کہ دھمک کر پاؤں رکھنے کو منع فرمایا نہ کہ پہننے کو۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد22، صفحہ127-128، ملخصاً)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 شعبان المعظم 1445ھ/1 مارچ 2024ء

فتویٰ نمبر: 1480

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

مزاروں پر چراغ جلانے کا حکم

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ولی اللہ کی مزار پر چراغ جلانا کیسا؟

User ID:محمد وقاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ چراغ اگر روشنی کے لیے صحیح غرض کے لیے جلایا جائے تو جائز ہے ورنہ اسراف وناجائز وگناہ ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں فرمان باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان:"اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (القرآن، پارہ 8، سورہ اعراف، آیت 31)

فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے:"اب جس طرح یہاں جُہال میں رواج ہے کہ مردہ کی جہاں کچھ زمین کھود کر نہلاتے ہیں جسے عوام لحد کہتے ہیں، چالیس رات چراغ جلاتے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ چالیس شب روح لحد پر آتی ہے اندھیرا دیکھ کر پلٹ جاتی ہے، یوں ہی اگر وہاں جُہال میں رواج ہو کہ موت سے چند رات تک گھروں سے شمعیں جلا کر قبروں کے سرہانے رکھ آتے ہوں اور یہ خیال کرتے ہوں کہ نئے گھر میں بے روشنی کے گھبرائے گا۔ تو اس کے بدعت ہونے میں کیا شبہہ ہے۔ اور اس کا پتا یہاں بھی قبروں کے سرہانے چراغ کے لیے طاق بنانے سے چلتا ہے، اور بیشک اس خیال سے جلانا فقط اسراف و تضییعِ مال ہی نہیں کہ محض بدعت عمل ہو، بلکہ بدعتِ عقیدہ ہوئی کہ قبر کے اندر روشنی واموات کا اس سے دل بہلنا سمجھا، ولہذا امام صفار رحمہ اللہ تعالی نے اس مسئلہ کو کتاب الاعتقاد میں ذکر فرمایا۔" (فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ502، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 شعبان المعظم 1445ھ/1 مارچ 2024ء

فتویٰ نمبر: 1481

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

یمین لغو یعنی غلط فہمی کی قسم کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میں دوکان دار ہوں کسٹمر نے بوتل کا پوچھا کہ کیا آپ کے پاس فلاں بوتل ہے میرے علم میں تھا کہ بوتل نہیں ہے، میں نے کہا نہیں ہے اس نے پھر پوچھا تو قسم اٹھا کر کہا نہیں ہے بعد میں دیکھا تو بوتل تھی اس قسم کا کیا کفارہ ہے؟

User ID:عبداللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اس قسم میں کوئی کفارہ لازم نہیں کیونکہ یہ یمین لغو یعنی غلط فہمی کی قسم ہے، یہ وہ قسم ہے کہ آدمی کسی واقعہ کو اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھالے اور حقیقت میں وہ ایسا نہ ہو، ایسی قسم پر کفارہ نہیں ہوتا۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِکُمۡ ترجمہ: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر۔

(القران، سورۃ المائدہ، آیت 89)

فتاوی ہندیہ میں ہے: وَلَغْوٌ، وَهُوَ أَنْ يَحْلِفَ عَلَى أَمْرٍ فِي الْمَاضِي، أَوْ فِي الْحَالِ، وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ كَمَا قَالَ:، وَالْأَمْرُ بِخِلَافِهِ ۔۔۔ فَهَذِهِ الْيَمِينُ نَرْجُو أَنْ لَا يُؤَاخَذَ بِهَا صَاحِبُهَا ترجمہ: اور یمین لغو وہ یہ کہ بندہ ماضی یا حال میں کسی کام پر قسم اٹھائے یہ گمان کرتے ہوئے کہ جیسا اس نے کہا ہے ایسا ہی ہے حالانکہ معاملہ اس کے برخلاف ہو تو اس قسم میں ہم اللہ سے امید کرتے ہیں کہ قسم اٹھانے والے کی پکڑ نہ فرمائے۔

(مجموعۃ من المؤلفین، الفتاوی الھندیۃ، جلد 2، صفحہ 52، کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ذو القعدۃ الحرام 1445ھ 18 مئی 2024ء

مکڑی کو مارنے کا حکم

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مکڑی کو مارنا جائز ہے یا نہیں؟

User ID: فقیر محمد بخش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مکڑی اگر گھر میں جالے بنائے تو اسے مارنا جائز ہے کیونکہ مکڑی کے جالے گھر میں فقر و تنگدستی کا سبب ہیں۔ جامع صغیر میں ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: العنكبوت شيطان مسخه الله فاقتلوه یعنی مکڑی شیطان ہے اللہ تعالی نے اسے مسخ فرمایا ہے پس تم اسے قتل کر دیا کرو.

(الجامع الصغیر باب حرف العین, فصل فی المحلی رقم الحدیث: 5739 , جلد2 صفحہ 353, عصیدۃ الشھدۃ صفحہ 196 مکتبۃ المدینہ کراچی)

فیض القدیر میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجھہ الکریم نے ارشاد فرمایا: طهروا بيوتكم من نسج العنكبوت، فان تركه في البيوت يورث الفقر یعنی اپنے گھروں کو مکڑی کے جالے سے پاک رکھو پس بیشک (گھروں میں مکڑی کے) جالے کو چھوڑنا تنگدستی کو پیدا کرتا ہے.

(فیض القدیر, حرف العین, رقم الحدیث: 5739 جلد4 صفحہ 519, عصیدۃ الشھدۃ صفحہ 196 مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

19 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ / 28 مئی 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ   وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فتویٰ نمبر: 1483

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سالن میں مکھیاں یا چیونٹیاں گر کر مر جائیں تو وہ سالن کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: عمر حسنین

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر مکھیاں یا چیونٹیاں کھانے میں گر کر مر جائیں اور اس کے اجزاء کھانے میں نہ ملے ہوں تو انہیں نکال کر سالن وغیرہ کھا سکتے ہیں کیونکہ وہ حشرات الارض جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا ان کا کھانے وغیرہ میں گرنے یا اس میں مرنے سے کھانا نجس نہیں ہوتا ہاں اگر مکھیوں اور چیونٹیوں وغیرہ کے اجزاء کھانے میں مل جائیں تو اب وہ کھانا، کھانا جائز نہیں۔ بدائع الصنائع میں ہے: اما الذی لیس لہ دم سائل فالذباب والعقرب والزنبور والسرطان و نحوھا و انہ لیس بنجس عندنا ۔۔۔ ولنا ما روی عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ عن رسول صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال: موت کل حیوان لیس لہ دم سائلۃ فی الماء لا یفسدہ یعنی بہر حال وہ جن میں بہنے والا خون نہیں ہوتا جیسے مکھی، بچھو، بھڑ، کیکڑا اور ان جیسی چیزیں بے شک یہ نجس نہیں ہمارے نزدیک ہماری اس بارے میں دلیل وہ ہے جو سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ حیوان جس میں بہنے والا خون نہ ہو اس کا پانی میں مرنا پانی کو ناپاک نہیں کرے گا۔

(بدائع الصنائع، کتاب الطہارۃ، فصل فی طہارۃ الحقیقیۃ، جلد 1، صفحہ 62، دار الکتب العلمیہ)

اجزاء بکھر جائیں تو اس کھانے کے متعلق فتاوٰی شامی میں منقول ہے: ”فی التتارخانیۃ: دود لحم وقع فی مرقۃ لا ینجس ولا تؤکل المرقۃ إن تفسخ الدود فیھا اھ أی: لأنہ میتۃ وإن کان طاھرا. قلت: وبہ یعلم حکم الدود فی الفواکہ والثمار“ ترجمہ: تتارخانیہ میں ہے کہ گوشت کا کیڑا اگر شوربے میں گر جائے تو وہ نجس نہیں ہوگا۔ البتہ اگر وہ کیڑا اس میں پھٹ گیا ہو تو اس شوربے یا سالن کو نہیں کھا سکتے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کیڑا پاک ہونے کے باوجود مردار ہے (اور مردار کھانا جائز نہیں) علامہ شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ اسی سے خشک اور تر پھلوں میں پائے جانے والے کیڑے کا بھی حکم معلوم ہو گیا۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الطہارۃ، جلد 01، صفحہ 620، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 07 جون 2024ء

فتویٰ نمبر:
1484

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ گرمی کی وجہ سے نیکر یا فٹ بالرز پہننا کیسا ہے؟ اس سے گھٹنے نظر آتے ہیں۔

User ID: عابد حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایسی نکر پہن کر کسی کے سامنے جانا جس میں گھٹنے نظر آئیں ناجائز و حرام ہے کیونکہ گھٹنہ ستر میں داخل ہے اسے لوگوں کے سامنے ظاہر کرنا، ناجائز و حرام ہے کسی کے گھٹنے کی طرف بلا ضرورت کسی مرد و عورت کے لیے نظر کرنا جائز نہیں۔ ہدایہ میں ہے: "وینظر الرجل من الرجل الی جمیع بدنہ الا ما بین سرتہ الی رکبتیہ" ترجمہ: ایک مرد دوسرے مرد کی ناف سے لے کر گھٹنے تک کے علاوہ تمام بدن کو دیکھ سکتا ہے۔

(الھدایہ، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الوطء والنظر والمس، جلد 4، صفحہ 419، مطبوعہ دار الکتب العمیہ، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔

(بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ 311، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 20 مئی 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ — وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فتویٰ نمبر: 1485

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

کسی کی قبر میں دفن کرنے کی وصیت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ لوگ مرنے سے پہلے یہ وصیت کرتے ہیں کہ میرے مرنے کہ بعد مجھے میرے اس عزیز کی قبر میں دفنانا یہ وصیت کرنا کیسا ہے؟

User ID:محمد سفیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایسی وصیت کرنا جائز نہیں اور نہ ہی اس پر عمل کرنا جائز ہے کیونکہ کسی کی قبر میں کسی مردے کو دفن کرنا چاہے پہلی میت گل کر مٹی ہو جائے جائز نہیں اور ناجائز کام میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ رد المحتار میں ہے: اذا صار المیت ترابا فی القبر یکرہ دفن غیرہ فی قبرہ لان الحرمۃ باقیۃ ترجمہ: جب قبر میں میت گل کر مٹی بھی ہو جائے تب بھی اس کی قبر میں غیر کو دفن کرنا مکروہ تحریمی ہے کیونکہ اس میت کی تعظیم و حرمت اب بھی باقی ہے۔

(ردالمحتار، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی دفن المیت، جلد2، صفحہ 233، دارالفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 07جون 2024ء

فتویٰ نمبر: 1486

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

پیلے جوتے پہننے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ پیلے جوتے پہننا کیسا؟

User ID: محمد فاروق ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ پیلے جوتے پہننا جائز بلکہ اچھا ہے کہ اس سے بندے کی فکروں میں کمی آتی ہے پیلے جوتے پہننے سے غم دور ہونا ایسا ہی ہے جیسے طبّی طور پر کئی چیزیں پہننے سے بیماری درست ہو جاتی ہے۔ تفسیر مدارک میں ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی علیہ الرحمہ (المتوفی 701ھ) فرماتے ہیں: عن علی رضی اللہ عنہ من لبس نعلا صفراء قل همه یعنی جو پیلے جوتے پہنے اس کی فکروں میں کمی ہوگی۔

(تفسیر مدارک، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ 69، جلد 1، صفحہ 98، دار الکلم الطیب، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 ذو القعدۃ الحرام 1445ھ 07 جون 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتویٰ نمبر: 1487

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک پاگل شخص مسجد میں آتا ہے جس کے کپڑوں پر کئی مرتبہ نجاست کے اثرات بھی دیکھے گئے ہیں کیا اسے مسجد سے نکال سکتے ہیں؟

User ID: ماہر القادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایسے شخص کو حکمت عملی کے ساتھ مسجد سے نکال دیا جائے کیونکہ مسجدوں کو صاف ستھرا رکھنے کا حکم ہے اور ایسے پاگل کا مسجد میں آنا مسجد کے آلودہ ہونے اور لوگوں کی تنفیر کا باعث ہے اور حدیث مبارکہ میں بھی پاگلوں کو مسجد میں لانے سے منع فرمایا گیا ہے چنانچہ سنن ابن ماجہ میں سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنبوا مساجدكم صبيانكم، ومجانينكم، وشراءكم، وبيعكم، وخصوماتكم، ورفع اصواتكم، وإقامة حدودكم، وسل سيوفكم، ترجمہ: مساجد کو بچوں اور پاگلوں اور بیع و شرا اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔

("سنن ابن ماجہ"، أبواب المساجد۔۔۔إلخ، باب مايكره في المساجد، الحديث: ۷۵۰، ج۱، ص۴۱۵۔)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 شوال المکرم 1445ھ/21 اپریل 2024ء

فتویٰ نمبر: 1488

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ امام مسجد کے لیے مسجد کے پنکھے یا ائیر کولر گھر لے جانا اور استعمال کرنا کیسا ہے؟

User ID: حاجی حافظ پیرانو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ امام مسجد کے لیے مسجد کا پنکھا یا کولر گھر لے جانا اور اسے اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں کیونکہ مسجد کی کوئی بھی چیز بے موقع و بے محل استعمال کرنا جائز نہیں۔ فتاوی عالمگیری میں خانیہ کے حوالے سے ہے: "متولی المسجد لیس له أن یحمل سراج المسجد إلی بیته وله أن یحمله من البیت إلی المسجد" ترجمہ: مسجد کے متولی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ مسجد کا چراغ گھر میں لے جائے، ہاں گھر کا چراغ مسجد میں لا سکتا ہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر، الفصل الثانی، ج2، ص462، دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مسجد کی اشیا مثلاً لوٹا، چٹائی وغیرہ کو کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کر سکتے۔ مثلاً لوٹے میں پانی بھر کر اپنے گھر نہیں لے جا سکتے اگرچہ یہ ارادہ ہو کہ پھر واپس کر جاؤں گا۔ اُس کی چٹائی اپنے گھر یا کسی دوسری جگہ بچھانا ناجائز ہے۔ یوہیں مسجد کے ڈول، رسی سے اپنے گھر کے لیے پانی بھرنا یا کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بے موقع اور بے محل استعمال کرنا ناجائز ہے۔" (بہار شریعت، جلد02، حصہ10، صفحہ561،562، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

19 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ / 28 مئی 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

فتویٰ نمبر: 1489

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

مسجد میں ریح خارج کرنے کا حکم

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مسجد میں ریح خارج کرنے کا کیا حکم ہے؟ کیایہ بے ادبی ہے؟

User ID: محمد محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مسجد میں معتکف وغیر معتکف کا بدبودار ریح خارج کرنا حرام ہے اور غیر معتکف کو مسجد میں غیر بدبو والی ریح خارج کرنا مکروہ ہے لہذا ضرورت ہو تو غیر معتکف فورا مسجد سے باہر نکل جائے اور باہر جاکر ریح خارج کرے اور معتکف فنائے مسجد میں بیت الخلاء والی جگہ پر چلا جائے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے:

واختلف فی الذی یفسو فی المسجد، فلم یر بعضھم بأسًا، وبعضھم قالوا: لایفسو ویخرج إذا احتاج إلیہ وھو الأصح، کذافی التمرتاشی ترجمہ: جو مسجد میں ریح خارج کرے اس بارے میں اختلاف ہے پس بعض نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا اور بعض نے فرمایا کہ بندہ مسجد میں ریح خارج نہ کرے اور نکل جائے جب اسے اس کی ضرورت ہو اور یہی اصح ہے ایساہی تمرتاشی میں ہے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد، جلد5، صفحہ 321، دارالفکر)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 30مئی 2024ء

فتویٰ نمبر: 1490

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سونا قرض لیا ہو تو واپسی میں پرانی قیمت دینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کسی نے کچھ سال پہلے کسی سے 5 تولہ سونا بطور قرض لیا تھا اپنے کاروبار میں لگانے کے لیے اب چونکہ سونے کی قیمت بڑھ گئی ہے پہلے کی بہ نسبت اب قرض دینے والا سونا لینے کا تقاضا کر رہا ہے اور جس نے قرض لیا ہے اب وہ اتنا سونا واپس نہیں کر سکتا کیا وہ جس وقت سونا لیا تھا اس وقت کی قیمت دے سکتا ہے؟

User ID: محمد عبداللہ شہزاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جتنا سونا لیا تھا اتنا سونا ہی واپس کرنا یا اس کی موجود جتنی قیمت بنتی ہے واپس کرنا لازم ہے جس وقت لیا تھا اس وقت کی قیمت دینا کافی نہیں کیونکہ قرض کی ادائیگی میں اصل یہ ہے کہ اسے اس کی مثل سے ادا کیا جائے۔ المبسوط للسرخسی میں ہے: الأصل بأن الدیون تقضی بأمثالها ترجمہ: اصل یہ ہے کہ قرضوں کو ان کی مثل کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔

(المبسوط للسرخسی، کتاب الزکاۃ، باب العشر، جلد 2، صفحہ 210،)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

28 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 06 جون 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلیٰ الک واصحابک یاحبیب اللہ

فتویٰ نمبر: 1491

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

غلطی سے موبائل میں سم بیلنس آجائے تو اس کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کسی نے میرے موبائل پر ریچارج کروا دیا اور معلوم نہیں کہ کس نے بھیجے ہیں تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟

User ID: محمد عبداللہ شہزاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر معلوم نہ ہو سکے کہ یہ بیلنس کہاں سے آیا، اور اس بیلنس کا مالک وحق دار کون ہے؟ تو کچھ دنوں تک حق دار کا پتہ لگائیں، اگر بیلنس کے مالک اور حق دار کا پتہ نہ چل سکے تو بیلنس کی قیمت غریبوں میں صدقہ کر دیں کہ اس وقت اس بیلنس کی حیثیت "لقطہ" کی ہے اور لقطہ کا حکم یہی ہے کہ مالک کا پتہ نہ چلنے کی صورت میں اسے غریبوں میں بانٹ دیا جائے۔ اور اگر جس کے پاس بیلنس آیا ہے وہ خود غریب اور صدقہ وخیرات کا مستحق ہے تو اس بیلنس کو اپنے لئے رکھ لے، اس کی قیمت صدقہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ موبائل فون کے ضروری مسائل میں ہے: اگر آپکے موبائل میں غلطی سے بیلنس آجائے اور دوکان دار یا گاہک آپ کے موبائل پر کال کر کے کہے کہ بھائی صاحب غلطی سے آپ کے موبائل میں ہمارا بیلنس چلا گیا ہے تو آپ جلد از جلد غلطی سے آئے ہوئے بیلنس حق دار کو لوٹا دیں یہی شریعت اسلامی کا حکم ہے۔ اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: تودوا الامانات الی اھلھا یعنی: امانتیں انکے مالکوں کے سپرد کر دو۔ اور اگر معلوم نہ ہو سکے کہ یہ بیلنس کہاں سے آیا، اور اس بیلنس کا مالک وحق دار کون ہے؟ تو کچھ دنوں تک حق دار کا پتہ لگائیں، اگر بیلنس کے مالک اور حق دار کا پتہ نہ چل سکے تو بیلنس کی قیمت غریبوں میں صدقہ کر دیں کہ اس وقت اس بیلنس کی حیثیت "لقطہ" کی ہے اور لقطہ کا حکم یہی ہے کہ مالک کا پتہ نہ چلنے کی صورت میں اسے غریبوں میں بانٹ دیا جائے۔ اور اگر جس کے پاس بیلنس آیا ہے وہ خود غریب اور صدقہ وخیرات کا مستحق ہے تو اس بیلنس کو اپنے لئے رکھ لے، اس کی قیمت صدقہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

(موبائل فون کے ضروری مسائل صفحہ 146، فلاح ریسرچ فاؤنڈیشن)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

28 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 06 جون 2024ء

فتویٰ نمبر: 1492

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

پرانی چیز کو نئی چیز بتا کر فروخت کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ زید ایک فیکٹری میں کام کرتا ہے جہاں پر کباڑ سے سامان لا کر اس کو صاف اور رنگ وغیرہ کر کے اس کو نئی چیز کے ریٹ کے مطابق فروخت کیا جاتا ہے اور نئی چیز بتا کر فروخت کی جاتی ہے اس کا کیا شرعی حکم ہے؟

User ID: نوراحمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ یہ طریقہ کار شرعا جائز نہیں کیونکہ پرانی چیز کو نئی چیز بتا کر فروخت کرنا جھوٹ اور دھوکہ ہے جو کہ ناجائز و حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: اَیَکُوْنُ الْمُؤمِنُ کَذَّابًا؟ فَقَالَ: ''لا'' ترجمہ: کیا مسلمان جھوٹ جھوٹا ہو سکتا ہے؟ آپ نے جواب دیا: نہیں (یعنی اہلِ ایمان جھوٹ نہیں بول سکتا)۔

(موطا امام مالک، حدیث: 3630)

صحیح مسلم میں ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: من غش، فلیس منی ترجمہ: جس نے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں۔

(صحیح مسلم، حدیث 284)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 14 جون 2024ء

فتویٰ نمبر: 1493

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

حنان یا محمد حنان نام رکھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بچے کا نام محمد حنان رکھنا کیسا ہے حنان کے ساتھ محمد لگا سکتے ہیں یا عبد الحنان رکھنا ہو گا؟

User ID: محمد خضر عباس ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بچے کا نام محمد حنان رکھنا یا صرف حنان رکھنا بھی جائز ہے عبد الحنان بھی رکھ سکتے ہیں کیونکہ حنان اللہ تعالی کے صفاتی ناموں میں سے ہے لیکن یہ ایسا نام نہیں جو اللہ تبارک وتعالی کے ساتھ خاص ہو بلکہ غیر اللہ کے لیے بھی یہ لفظ بغیر عبد کی اضافت کے استعمال کر سکتے ہیں۔ جو نام اللہ عزوجل کے ساتھ خاص نہیں، ان سے متعلق در مختار میں ہے "وجاز التسمية بعلی و رشید و غيرهما من الاسماء المشتركة ويراد فی حقنا غير ما يراد فی حق الله تعالى ،لكن التسمية بغير ذلك فی زماننا اولى لان العوام يصغرونها عند النداء" ترجمہ: اسماء مشترکہ میں سے علی، رشید وغیرہ نام رکھنا جائز ہے اور (ان اسماء سے) جو معنی اللہ تعالیٰ کے لیے مراد لیے جاتے ہیں ہمارے حق میں اس کے علاوہ معنی مراد لیے جائیں گے، لیکن ہمارے زمانے میں ایسے ناموں کے علاوہ نام رکھنا بہتر ہے کیونکہ عوام پکارتے وقت ان ناموں کی تصغیر کرتے ہیں۔

(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الحضر والاباحۃ، جلد 9، صفحہ 689,688، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 شعبان المعظم 1445ھ / 1 مارچ 2024ء

بچی کا نام ملیحہ رکھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ملیحہ فاطمہ نام رکھ سکتے ہیں؟اس کے کیا معنی ہوتے ہیں؟رہنمائی فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID:مشال خان

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ملیحہ نام رکھنا بالکل جائز ہے شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ ملیحہ کا معنی ہے حسین ،دلکش، لہذا ایسا نام رکھ سکتے ہیں البتہ بہتر یہ ہے کہ صرف فاطمہ نام رکھا جائے یا پھر صحابیات و صالحیات کے ناموں پر نام رکھا جائے تاکہ نام کی برکت بھی شامل ہو اور حدیث پاک میں اچھوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ الفردوس بماثور الخطاب میں ہے: "تسموا بخیارکم واطلبوا حوائجکم عند حسان الوجوہ" ترجمہ: اچھوں کے نام پر نام رکھو اور اپنی حاجتیں اچھے چہرے والوں سے طلب کرو۔ (الفردوس بماثور الخطاب، جلد2، صفحہ58، حدیث2328، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں جن کے کچھ معنی نہیں یا اون کے برے معنی ہیں ایسے ناموں سے احتراز کریں۔ انبیائے کرام علیھم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ وتابعین و بزرگان دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شامل حال ہو۔

(بہار شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ358، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7ذوالقعدۃالحرام1445ھ14جون2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ عائزہ کا کیا معنی ہے اور یہ نام رکھ سکتے ہیں جواب عنایت فرمادیں۔

User ID:علیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ یہ نام نہ رکھا جائے کیونکہ اس کا معنی ہے محتاج اور ناکام عورت، اور شریعت مطہرہ میں برے معنی والے یا بے معنی نام رکھنے سے منع کیا گیا ہے لہذا بہتر یہ ہے کہ بچوں اور بچیوں کے نام صحابہ و صحابیات، کے ناموں پر نام رکھے جائیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں جن کے کچھ معنی نہیں یا اون کے برے معنی ہیں ایسے ناموں سے احتراز کریں۔ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ وتابعین و بزرگان دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شامل حال ہو۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 358، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مراۃ المناجیح میں فرماتے ہیں: ”بے معنی یا برے معنی والے نام ممنوع ہیں۔“

(مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب الاداب، باب الاسامی، جلد 6، صفحہ 408، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

28 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 06 جون 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فتویٰ نمبر:
1496

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ فوت شدہ بچہ پیدا ہو تو کیا اس کا نام رکھ سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: گل محمد

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ فوت شدہ پیدا ہونے والے بچے کا نام بھی رکھا جائے گا۔ الدر المختار میں ہے: (الا یستهل (غسل و سمی) عند الثانی و هو الاصح فيفتى به على خلاف ظاهر الرواية اكراما لبنی آدم كما فی ملتقی البحار ترجمہ: اگر بچہ نہ روئے (یعنی مردہ پیدا ہو) تو اسے غسل دیا جائے گا اور نام رکھا جائے گا امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک اور یہی اصح ہے پس ظاہر الروایہ کے خلاف پر فتوی دیا جائے گا اولاد آدم کی تکریم کے لیے جیسا کہ ملتقی البحار میں ہے۔

(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، جلد 2، صفحہ 228، دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ اُس کی خلقت تمام ہو یا نا تمام بہر حال اس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دن اُس کا حشر ہوگا۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 846، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 20 مئی 2024ء

فتویٰ نمبر: 1497

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ دجال کے چالیس دن دنیا میں گھومنے کے حوالے سے کیا کوئی حدیث ہے؟

User ID: امین برکاتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جی ہاں اس طرح کی روایت کتب احادیث میں موجود ہے۔ مسلم شریف میں ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں دجال کے متعلق سوال کرتے ہوئے عرض کیا: یَا رَسُولَ اللهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ دجال زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجّال زمین پر چالیس دن رہے گا جن میں سے ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ایک ماہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتے کے برابر جبکہ باقی ایام سال کے عام دنوں کی طرح ہوں گے۔

(مسلم، ص1200، حدیث: 7373)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 شعبان المعظم 1445ھ / 1 مارچ 2024ء

فتویٰ نمبر: 1498

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

نارمل ڈلیوری کے روحانی وظائف

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نورمل ڈیلیوری کے لیے کون سا روحانی عمل کیاجائے رہنمائی فرمائیں۔

User ID: امین برکاتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

دردِ زہ (یعنی بچّے کی ولادت کے درد) میں اگر زیادہ تکلیف ہو تو اس کے چند روحانی علاج یہ ہیں (1) عورت مہرِ نُبوت شریف کا عکس (یعنی فوٹو) اور نعلِ پاک کا نقش مٹھی میں داب لے یا بازو پر باندھ لے، جب تک ستر ڈھکا ہو یااللہ کا ورد کرتی رہے، اگرلیٹی ہوئی ہو تو وِرد کرنے کے دوران پاؤں سمیٹے رہے۔ ان شاءاللہ چند منٹ میں ولادت ہو جائے گی {2} یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ 111 بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دردِ زہ (یعنی بچے کی ولادت کے درد) میں مبتلا خاتون کے پیٹ اور کمر پر دم کرنے یالکھ کر باندھنے سے ربُّ العزّت کی عنایت سے دردِ زہ یعنی زچگی کے درد میں راحت اور ولادت میں سہولت حاصل ہو گی۔ {3} سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق کی ابتدائی پانچ آیات اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝۱ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۝۲ وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝۳ وَ اَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَ تَخَلَّتْ ۝۴ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۝۵ تین بار (اوّل آخر تین مرتبہ دُرود شریف) ہر بار شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط پڑھ لیجئے پھر پانی پر دَم کر کے پی لیجئے، وقتاً فوقتاً ان آیاتِ مبارکہ کا وِرد کیجئے۔ اسلامی بہن نہ پڑھ سکے تو کوئی اور پڑھ کر دم کرکے پلا سکتا ہے۔ ان شاءاللہ دردزہ (یعنی ولادت کی تکلیف) میں آرام ملے گا، اگر بچّہ ٹیڑھا ہوا تو وہ بھی سیدھا ہو جائے گا۔ اللہ تعالی نے چاہا تو آپریشن کا خطرہ بھی ٹل جائے گا۔ (مُدتِ علاج: تا حصولِ مراد) {4} حاملہ روزانہ سورۃ مریم کی تلاوت کرے گی تو اس کی برکتیں ان شاءاللہ عزوجل خود ہی دیکھ لے گی۔ دردِ زہ میں راحت اور اللہ عزوجل کی رحمت سے ولادت میں سہولت ہو گی {5} یَاقَوِیُّ 100 بار پڑھ کر حاملہ اپنے پیٹ پر دم کرتی رہے، ان شاء اللہ عزوجل بچّہ سیدھا ہو جائے گا اور آپریشن کی ضرورت نہ رہے گی۔

(ماخوذاز: زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی، صفحہ 9، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 شعبان المعظم 1445ھ / 1 مارچ 2024ء

فتویٰ نمبر: 1499

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ تعلیم قرآن کی اجرت جائز ہے تو کیا اس صورت میں ثواب بھی ملے گا یا پیسے لینے کی وجہ سے ثواب نہیں ملے گا؟

User ID:ظہیر تبسم عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر بندہ دینی خدمت کی نیت سے قرآن پڑھاتا ہے اور اہل و عیال کی پرورش کے لیے پیسے بھی لیتا ہے تو ثواب ملے گا ہاں اگر دینی خدمت کا ذھن نہیں بس پیسے کمانے کی نیت ہے تو اگرچہ پیسے لینا جائز ہے لیکن ثواب نہیں ملے گا کیونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ صحیح مسلم میں ہے :عن عمر بن الخطاب ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إنما الاعمال بالنیۃ، وإنما لامرئ ما نوی، ترجمہ : عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب قَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، حدیث 4927)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ ایک حدیث مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں :"اس حدیث سے معلوم ہوا، اگر نیت خیر ہو تو دینی خدمت پر تنخواہ لینے کی وجہ سے اس کا ثواب کم نہیں ہوتا، دیکھو ان عاملوں کو پوری اُجرت دی جاتی تھی مگر ساتھ میں یہ ثواب بھی تھا۔ چنانچہ مجاہد کو غنیمت بھی ملتی ہے اور ثواب بھی، حضرات خلفائے راشدین سوائے حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنھم) کے سب نے خلافت پر تنخواہیں لیں مگر ثواب کسی کا کم نہیں ہوا، ایسے ہی وہ علماء یا امام و مؤذن جو تنخواہ لے کر تعلیم ،اذان، امامت کے فرائض انجام دیتے ہیں اگر ان کی نیت خدمت دین کی ہے ان شاءاللہ عزوجل ثواب بھی ضرور پائیں گے۔"

(مراۃ المناجیح، جلد 3، صفحہ 18، ضیاء القران)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

1 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ/9 مئی 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فتویٰ نمبر: 1500

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

دار الحرب کی تعریف

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ دار الحرب کسے کہتے ہیں؟

User ID: ابو حمزہ عمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جہاں کبھی اسلامی سلطنت نہ ہوئی یا پہلے اسلامی سلطنت تھی پھر وہاں کسی ایسے بادشاہ کا تسلط ہو کہ جو شعائر اسلام جیسے جمعہ، عیدین، اذان و اقامت وغیرہ بالکل ختم کر دے اور کوئی مسلمان امان میں نہ رہے اور وہاں چاروں طرف جگہ دار الاسلام میں گھری نہ ہو تو ایسی جگہ و ملک دار الحرب کہلاتا ہے۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دار الاسلام وہ ملک ہے کہ فی الحال اس میں اسلامی سلطنت ہو، یا اب نہیں تو پہلے تھی، اور غیر مسلم بادشاہ نے اس میں شعائر اسلام مثل جمعہ و عیدین و اذان و اقامت و جماعت باقی رکھے اور اگر شعائر کفر جاری کئے اور شعائر اسلام یک لخت اٹھا دئے اور اس میں کوئی شخص امان اول پر باقی نہ رہا، اور وہ جگہ چاروں طرف سے دار الاسلام سے گھری ہوئی نہیں تو دار الحرب ہو جائے گا، جب تک یہ تینوں شرطیں جمع نہ ہوں کوئی دار الاسلام دار الحرب نہیں ہو سکتا۔

(فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 367، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ 17 مئی 2024ء